باب 3

# پاکستان کی تاریخ (1947ء تا حال) اور پاکستان میں آئینی ترقی

# History of Pakistan (1947-Uptill Now) and Constitutional Development in Pakistan

## حاصلاتِ تعلم

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

-1 پاکستان کی نوتشکیل شدہ ریاست کو درپیش ابتدائی مشکلات جیسے معاشی، جغرافیائی، سیاسی، مہاجرین، آئینی اور انتظامی مسائل بیان کرسکیں۔

-2 وضاحت کرسکیں کہ پاکستان درپیش ابتدائی مسائل پر قابو پانے میں کتنا کامیاب رہا۔

-3 قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بحیثیت پاکستان کے پہلے گورنر جنرل اور لیاقت علی خاں بحیثیت پہلے وزیراعظم خدمات اور قیادت کا جائزہ لے سکیں، ملک کی سیاسی، سماجی اور اقتصادی ترقی پر ان کے اثرات کا تجزیہ کرسکیں۔

-4 پاکستان میں مختلف حکمرانوں کے حکمرانی کے ادوار کا تنقیدی تجزیہ کرسکیں اور 1958ء سے 2025ء تک ان کی پالیسیوں/اصلاحات کا جائزہ لے سکیں۔

-5 پاکستان اور بھارت کے درمیان 1948ء، 1965ء، 1971ء اور کارگل 1999ء کی جنگوں اور آپریشن بنیان المرصوص 2025ء کے اسباب اور اثرات کا تنقیدی تجزیہ کرسکیں۔

-6 پاکستان پر بین الاقوامی جنگوں (دہشت گردی کے خلاف جنگ اور سوویت افغان جنگ) کے سماجی، سیاسی اور اقتصادی اثرات کا تجزیہ کرسکیں۔

-7 پاکستان میں آئینی ترقی پر قراردادِ مقاصد کے اثرات کو ظاہر کرنے کے لیے قراردادِ مقاصد کی نمایاں خصوصیات کی نشاندہی کرسکیں۔

-8 1956ء، 1962ء اور 1973ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات بیان کرسکیں۔

-9 1956ء اور 1962ء کے آئینوں میں شامل اسلامی خصوصیات کے حوالے سے دونوں آئینوں کا موازنہ کرسکیں۔

-10 1956ء اور 1962ء کے آئین کی ناکامی کی وجوہات کا جائزہ لے سکیں۔

-11 ایک جمہوری ریاست کے بنیادی اصول کے طور پر قانون کی حکمرانی کی اہمیت پر بحث کرسکیں اور پاکستان میں امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے طریقے تجویز کرسکیں۔

## پاکستان کو درپیش ابتدائی مشکلات

## (Initial Challenges Confronted by Pakistan)

1947ء میں پاکستان کو معرضِ وجود میں آتے ہی معاشی، جغرافیائی، سیاسی، آئینی، انتظامی اور مہاجرین کی آبادکاری جیسے بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑا جن میں سے چند ایک تفصیل درج ذیل ہے:

### -1 معاشی مسائل (Economic Problems)

#### (i) کارخانوں اور بینکوں کی تقسیم (Distribution of Factories and Banks)

قیامِ پاکستان کے وقت پاکستان کو کئی معاشی مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ آزادی کے وقت پاکستان کے زیادہ تر علاقے پسماندہ تھے۔

www.ilmkidunya.com

انگریزوں اور ہندوؤں نے جان بوجھ کر مسلم آبادی والے علاقوں کو پسماندہ رکھا تاکہ وہ یہاں سے اپنی فوج کے لیے بھرتی کر سکیں اس لیے انھوں نے یہاں صنعتیں قائم نہیں کیں۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا کی 75 فی صد پٹ سن مشرقی بنگال میں پیدا ہوتی تھی مگر پٹ سن کے سارے کارخانے مغربی بنگال میں تھے اور اس پر ہندوؤں کا مکمل کنٹرول تھا۔ تقسیم ہند کے وقت پاکستان کے حصے میں کپڑے کے صرف 14 کارخانے آئے جب کہ بینکوں کی صرف 69 شاخیں پاکستان کے حصے میں آئیں۔ کانگریس کی سازش تھی کہ پاکستان اقتصادی طور پر تباہ ہو جائے اور ترقی نہ کر سکے۔ بھارتی حکمرانوں نے اثاثوں کی مناسب تقسیم میں بھی ناانصافی سے کام لیا۔ انھوں نے پاکستان کی معیشت کو تباہ کرنے کے لیے پاکستان کے حصے کے اثاثے روک لیے۔

### (ii) فوجی اثاثوں کی تقسیم (Distribution of Military Assets)

برصغیر کی تقسیم کے بعد فوجی اثاثوں کی تقسیم میں بھی انصاف سے کام نہ لیا گیا۔ حکومتِ برطانیہ نے یہ طے کیا کہ متحدہ ہندوستان کے تمام فوجی اثاثوں میں سے پاکستان کو 36 فی صد حصہ دیا جائے۔ بھارت میں 16 اسلحہ بنانے والی فیکٹریاں کام کر رہی تھیں مگر اُن میں سے ایک بھی ایسی نہیں تھی جسے پاکستان میں شامل ہونے والے علاقوں میں موجود ہوں۔ بھارتی حکومت اسلحہ بنانے والی ایک بھی فیکٹری پاکستان منتقل کرنے پر آمادہ نہیں تھی۔ کافی بحث کے بعد یہ طے پایا کہ اسلحہ بنانے والی فیکٹریوں کے حوالے سے پاکستان کو 60 ملین روپے دیے جائیں گے تاکہ وہ اپنی اسلحہ ساز فیکٹری قائم کر سکے۔ عام فوجی اثاثوں کی تقسیم کا جو فارمولا بنایا گیا حکومتِ ہند نے اُسے بھی مسترد کر دیا۔ یوں پاکستان کو اپنے جائز حصے سے محروم کر دیا گیا۔

### (iii) دریائی پانی کا تنازع (River Water Dispute)

تقسیم ہند کے وقت دریاؤں اور نہروں پر اہم ہیڈ ورکس بھی بھارت کو دے دیے گئے جس کے نتیجے میں ہماری نہروں کا کنٹرول بھارت کے پاس چلا گیا۔ پاکستان کی زراعت کو نقصان پہنچانے کے لیے بھارت نے فیروز پور (دریائے ستلج) اور مادھو پور (دریائے راوی) ہیڈ ورکس سے پاکستان کو پانی کی فراہمی اپریل 1948ء میں روک دی۔ چنانچہ "سندھ طاس معاہدہ" 1960ء کے تحت دونوں ممالک کے درمیان پانی کی تقسیم کا مسئلہ حل ہوا۔ تین دریا، راوی، ستلج اور بیاس بھارت کو اور دوسرے تین دریا، سندھ، جہلم اور چناب پاکستان کو مل گئے۔

## 2- جغرافیائی مسائل (Geographic Problems)

مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان ایک دوسرے سے قریباً ایک ہزار میل (1600 کلومیٹر) کے فاصلے پر ہونے کی وجہ سے جغرافیائی مسائل پیدا ہوئے۔

### ریڈکلف ایوارڈ (Radcliffe Award)

قیامِ پاکستان کے اعلان کے بعد دونوں ممالک کی سرحدوں کے تعین کے لیے حکومتِ برطانیہ نے 30 جون 1947ء کو پنجاب اور بنگال میں حد بندی کمیشن مقرر کیے۔ ایک انگریز قانون دان مسٹر ریڈکلف کو دونوں کمیشنوں کا چیئرمین مقرر کیا گیا اور سرحدوں کی تقسیم کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اس کمیشن نے جو فیصلہ کیا اسے ریڈکلف ایوارڈ کہتے ہیں۔ ریڈکلف ایوارڈ میں سرحدوں کے بارے میں کیا گیا یہ فیصلہ انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا تھا۔ ہندوستان کے آخری گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور ریڈکلف نے کانگریس نوازی کا پورا پورا خیال رکھا۔ انھوں نے سرحدوں کی حد بندی اس طرح کی کہ مسلم اکثریتی علاقے بھارت کے حوالے کر دیے گئے۔ گورداسپور کا مسلم علاقہ بھارت کو دے کر کشمیر تک اس کی رسائی کو ممکن بنا دیا۔ اس طرح مسئلہ کشمیر پیدا ہوا، جو آج تک حل طلب ہے۔

www.ilmkidunya.com

## 3- ریاستوں کی تقسیم کے مسائل (Problems of Division of States)

آزادی کے وقت متعدد مقامی ہندوستانی ریاستوں (Native Indian States) نے پاکستان کے ساتھ الحاق کیا ان میں مناوادر، دیر، سوات اور جوناگڑھ وغیرہ شامل تھیں۔ بھارت کو ان ریاستوں کا الحاق پسند نہ آیا اور اس نے جوناگڑھ پر 9 نومبر 1947ء میں قبضہ کرلیا۔ اسی طرح ریاستِ کشمیر پر بھی بھارت نے 1947ء کے آخر میں قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر جب قوم غم میں نڈھال تھی بھارت نے 17 ستمبر 1948ء کو حیدرآباد دکن پر بھی قبضہ کرلیا۔ کشمیری عوام پاکستان سے الحاق کرنا چاہتے تھے چنانچہ ریاست میں تحریکِ آزادی نے زور پکڑا اور آزاد کشمیر کا علاقہ پاکستان میں شامل ہوگیا۔ کانگریسی قیادت نے ریاستِ بہاول پور کے نواب صادق محمد خان کو بھی اپنی ریاست کا الحاق بھارت کے ساتھ کرنے کے لیے زبردست دباؤ ڈالا مگر انھوں نے اسے خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنی ریاست کا الحاق پاکستان سے کردیا۔

## 4- آئینی مسائل (Constitutional Problems)

پاکستان کو آغاز میں ہی آئین سازی کے مسائل سے دوچار ہونا پڑا۔ قیامِ پاکستان کے وقت گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء کو ہی بعض ترامیم کے ساتھ نافذ کیا گیا۔ اس آئین کے تحت وفاقی نظام رائج کیا گیا۔ عبوری آئین کے تحت مرکزی اسمبلی قائم کی گئی۔

## 5- انتظامی مشکلات (Administrative Problems)

قیامِ پاکستان کے وقت کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا۔ مرکزی دفاتر کے لیے گورنر ہاوس اور سیکرٹریٹ کی عمارتیں خالی کرائی گئیں مگر گنجائش کم تھی اس لیے شہر کے مختلف حصوں میں عارضی دفاتر قائم کیے گئے۔ نظم و نسق کا یہ ڈھانچہ اس لیے تباہ حال تھا کہ ماہر اور تجربہ کار عملہ موجود نہ تھا۔

مرکزی حکومت کا ریکارڈ اور ساز و سامان اس لیے کراچی نہ پہنچ سکا کہ ہندوؤں اور سکھ فسادیوں نے ریل کی وہ پٹڑیاں ہی اکھاڑ دیں جن پر چل کر ریل گاڑی نے پاکستان پہنچنا تھا۔ بھارتی فضائی کمپنیوں نے مسلمانوں کو جہاز کرائے پر دینے سے انکار کردیا۔ جو سرکاری ملازمین کسی طرح پاکستان پہنچ چکے تھے ان کے لیے رہائش کا کوئی مناسب بندوبست نہ تھا مگر ان لوگوں نے ہمت نہ ہاری۔ انھوں نے اپنی تمام تر انتظامی صلاحیتیں قوم کے لیے وقف کردیں اور پاکستان کو مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر کھڑا کردیا۔

## 6- مہاجرین کی آبادکاری (Settelement of Migrants)

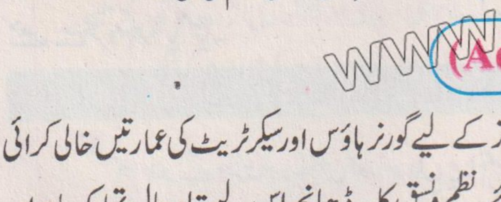

ہجرت کا ایک منظر

قانونِ آزادیِ ہند میں یہ بات موجود نہ تھی کہ پاکستان کے ہندو بھارت جائیں گے اور بھارت کے مسلمان پاکستان چلے جائیں گے۔ ہندو مسلم فسادات نے نئی مملکت میں مسائل میں مزید اضافہ کردیا۔ قتل و غارت کا بازار گرم کیا گیا اور زبردستی لاکھوں مسلمانوں کو پاکستان دھکیل دیا گیا۔ یہ مہاجرین اس حال میں پاکستان آئے کہ نئی مملکت کو ان کی بحالی اور آبادکاری میں خاصی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مہاجرین میں زخمی اور بیمار بھی تھے جن کو مہاجر کیمپوں میں رکھا گیا۔



www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

## پاکستان درپیش ابتدائی مسائل پر قابو پانے میں کتنا کامیاب رہا؟
## (How successful was Pakistan in Overcoming the Initial Problems?)

پاکستان درپیش ابتدائی مسائل پر قابو پانے میں کافی حد تک کامیاب رہا۔ پاکستان کے پسماندہ علاقوں کو ترقی دی گئی۔ نقل و حمل اور مواصلات کی سہولتیں بہتر بنائی گئیں۔ لوگوں کو روزگار دینے کے لیے سرکاری ملازمتیں دی گئیں۔ پاکستان کو مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر کھڑا کر دیا۔ فوج میں جوان بھرتی کیے گئے۔ کارخانے اور ملیں لگانے پر کام شروع کیا گیا۔ پاکستان نے ہندوستان سے آئے ہزاروں مہاجرین کو خوراک اور رہائشیں فراہم کیں۔

## پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کا کردار
## (Quaid-e-Azam's Role as First Governor General)

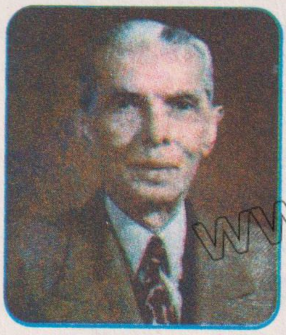
قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ

- ☆ قیام پاکستان کے بعد قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے گورنر جنرل کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ لیاقت علی خاں پاکستان کے پہلے وزیراعظم مقرر ہوئے۔ نوزائیدہ مملکت کا دستوری ڈھانچہ تیار نہیں تھا۔ 1935ء کے ایکٹ میں مناسب تبدیلیاں کر کے ملک کا نظام اس کے تحت چلایا گیا۔
- ☆ قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ 13 ماہ گورنر جنرل کی حیثیت سے زندہ رہے۔ اس مدت میں آپ نے اپنی بصیرت اور قائدانہ صلاحیتوں سے اہم قومی معاملات کو سلجھایا جس سے پاکستان اپنے قدموں پر کھڑا ہو سکا۔
- ☆ قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی قد آور شخصیت نے آزادی کے بعد پیدا ہونے والی مشکلات کو احسن طریقے سے سلجھایا۔ ہندوستان نے پاکستان کے لیے ہر طرح سے مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی، جن میں اثاثہ جات کی غیر مساوی تقسیم، مہاجرین کی آبادکاری کا مسئلہ اور ان کے ساتھ ناروا سلوک کے علاوہ انتظامی ریکارڈ کی بروقت ترسیل وغیرہ شامل تھی۔
- ☆ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے فوری طور پر کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا۔
- ☆ آپ نے ہندوستان سے افسران کی منتقلی کے لیے خاص گاڑیاں چلوائیں۔
- ☆ ہوائی کمپنی سے معاہدہ کیا جس سے سرکاری ملازمین کی نقل و حمل شروع ہوئی۔
- ☆ آپ نے سول سروسز کا اجرا کیا اور سول سروس اکیڈمی بنائی۔
- ☆ بحری و بری افواج کو بہتر حالات میں لانے کے لیے ہیڈ کوارٹرز بنائے گئے۔
- ☆ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے خارجہ پالیسی کی طرف بھی خصوصی توجہ دی۔ ہمسایہ ممالک اور دیگر بڑے ممالک کے ساتھ تعلقات کو استوار کیا جو کہ ہماری خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد میں شامل تھا۔
- ☆ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مدبرانہ شخصیت کی بدولت ہی پاکستان اقوام متحدہ کا رکن بنا۔
- ☆ قیام پاکستان کے وقت جہاں بے شمار مسائل تھے وہاں تعلیم کے میدان میں بھی کامیابی حاصل کرنا ضروری تھی۔ آپ نے 1947ء میں پہلی تعلیمی کانفرنس منعقد کرائی۔ آپ کی خواہش تھی کہ پاکستان کا ہر شہری قوم کی بے لوث خدمت کرے۔ آپ نے نوجوانوں

کے لیے سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کو لازمی قرار دیا۔

☆ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے جسم میں جب تک سکت رہی انھوں نے پاکستان کی ہر ممکن خدمت کی۔ اگر ہم یہ کہیں کہ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خون سے آبیاری کی تو بے جا نہ ہوگا۔

## پہلے وزیرِ اعظم کی حیثیت سے لیاقت علی خاں کا کردار
## (Liaqat Ali Khan's Role as First Prime Minister)

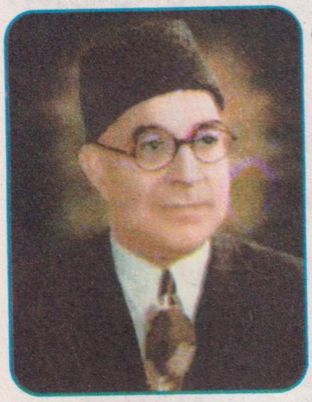

لیاقت علی خاں

☆ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خاں نے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت پر مہاجرین کی آبادکاری کے لیے کام کی نگرانی کی۔ آپ نے بھارتی پنجاب میں مسلمانوں کا قتل عام رکوانے کے لیے پنڈت جواہر لعل نہرو کے ساتھ سرحدی علاقوں کا دورہ کیا۔ اگرچہ تمام درپیش مسائل میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ حکومت کی راہنمائی کرتے تھے لیکن ان کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری وزیر اعظم لیاقت علی خاں ہی پر عائد ہوتی تھی۔

☆ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد آپ ہی قوم کے ترجمان اور قائد تھے۔ لیاقت علی خاں کے دورِ حکومت میں معاشی ترقی کے لیے بھرپور جدوجہد شروع کی گئی۔ عوام کو پاکستانی مصنوعات استعمال کرنے کی ترغیب دی گئی۔

☆ آپ نے 1949ء میں اسمبلی سے قراردادِ مقاصد منظور کروائی اور نئے آئین کی تیاری کے سلسلے میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی بنائی۔ آپ نے 1950ء میں امریکا کا دورہ کیا اور اپنی تقریروں میں امریکا کے عوام اور قائدین کو قیامِ پاکستان کے پس منظر سے آگاہ کیا۔

☆ لیاقت علی خاں کی خارجہ پالیسی میں اسلامی ممالک کے ساتھ خوش گوار تعلقات قائم کرنے کو بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ شاہِ ایران نے پاکستان کا دورہ کیا۔ 1951ء کے وسط میں جب بھارتی فوجیں پاکستانی سرحد پر جمع ہوئیں تو آپ نے قوم کا حوصلہ بلند کرنے کے لیے ملک گیر دورہ کیا۔

16 اکتوبر 1951ء کو راولپنڈی کے کمپنی باغ میں آپ کو خطاب کے دوران گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔ قوم نے لیاقت علی خاں کو ان کی عظیم خدمات پر ''قائدِ ملت'' کا خطاب دیا اور کمپنی باغ کو ''لیاقت باغ'' کے نام سے موسوم کیا۔ آپ کو قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے احاطے میں دفن کیا گیا۔

## 1958ء سے 2025ء تک مختلف حکومتوں کے حکمرانی کے ادوار
## (Ruling Periods of Different Governments From 1958 to 2025)

### -1 ایوب خان کا دور، 1958-1969ء (Ayub Khan's Era 1958-1969)

جنرل ایوب خان کے مارشل لاء (1958ء) کے اہم اسباب درج ذیل تھے:

#### (i) سیاسی قیادت کا فقدان (Lack of Political Leadership)

آزادی کے فوراً بعد نوزائیدہ مملکت قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ اور لیاقت علی خاں جیسے محبِ وطن، مدبر اور دوراندیش راہنماؤں سے محروم

www.ilmkidunya.com

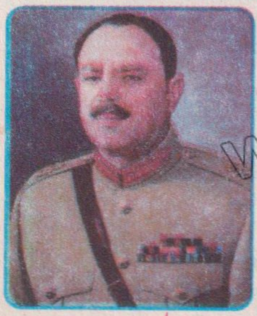

جنرل ایوب خان

ہو گئی۔ نتیجتاً ملک کی باگ ڈور ایسے قائدین کے ہاتھوں میں آ گئی، جو نہ تو قومی وحدت پیدا کر سکے اور نہ ہی صوبائی، لسانی اور معاشی بحرانوں پر قابو پا سکے۔

### (ii) انتخابات کا التوا (Delay in Elections)

پاکستان کے سیاسی بحران کا ایک اہم سبب انتخابات کا التوا تھا۔ 1956ء کا دستور منظور ہونے کے بعد یہ توقع تھی کہ ایک سال کے اندر انتخابات منعقد کیے جائیں گے لیکن بدقسمتی سے ایسا نہ ہو سکا۔

### (iii) حکومتوں کا بار بار تبدیل ہونا (Frequent Change in Governments)

14 اگست 1947ء سے لے کر 7 اکتوبر 1958ء تک پاکستان میں پارلیمانی نظام رائج رہا مگر وزارتیں بار بار تبدیل ہوتی رہیں اور یہ نظام مکمل طور پر کامیاب نہ ہو سکا۔

### (iv) دستور سازی میں مسلسل رکاوٹ (Constant Hurdles in Making of Constitution)

پاکستان اور بھارت دونوں ایک ہی وقت میں آزاد ہوئے۔ بھارت نے اپنا دستور اڑھائی سال میں تیار کر لیا لیکن پاکستان میں دستور سازی کا کام تعطل کا شکار رہا۔ آخر کار صورتِ حال ایسی پیدا ہو گئی کہ ملک میں مارشل لاء کا نفاذ ہو گیا۔

## بنیادی جمہوریتوں کا نظام 1959ء (Basic Democracies System 1959)

1958ء میں جنرل ایوب خان نے مارشل لاء لگا کر ملک کا انتظام سنبھال لیا۔ وہ بذاتِ خود صدارتی نظام کے حامی تھے جس میں صدر کو وسیع اختیارات حاصل ہوتے تھے۔ لہٰذا 1959ء میں جنرل ایوب خان نے چار سطحی بنیادی جمہوریتوں کا نظام متعارف کروایا۔

(i) یونین کونسل/ ٹاؤن کمیٹی (ii) تحصیل کونسل/ تھانہ کونسل (iii) ضلع کونسل (iv) ڈویژنل کونسل

## مسلم عائلی قوانین 1961ء (Muslim Family Laws 1961)

جنرل ایوب خان نے 1961ء میں مسلم عائلی قوانین کا نفاذ کیا۔ ان قوانین کے مطابق پاکستان میں پہلی دفعہ نکاح کا اندراج لازمی قرار دیا گیا۔ اس کے علاوہ پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر دوسری شادی خلاف قانون قرار دی گئی۔ شادی کے لیے لڑکے کی عمر کم از کم 18 سال مقرر کی گئی جبکہ لڑکی کی عمر 16 سال مقرر کی گئی۔ طلاق کی صورت میں عدّت کا عرصہ 90 دن رکھا گیا۔ ان قوانین کے تحت دادا کی وراثت میں یتیم پوتے کا حق بھی تسلیم کیا گیا۔

## صدارتی انتخابات 1965ء (Presidential Elections of 1965)

1962ء کے آئین کے تحت جنوری 1965ء میں صدارتی انتخاب ہوا جس میں مادرِ ملّت محترمہ فاطمہ جناح نے ملک کو آمریت سے بچانے کے لیے اور پارلیمانی جمہوری اداروں کو بحال کرنے کی غرض سے اس انتخاب میں حصہ لیا۔

1962ء کے آئین کے مطابق بنیادی جمہوریت کے ارکان کو صدر، صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں کے انتخاب کے لیے انتخابی ادارہ کی حیثیت حاصل تھی۔ چناں چہ ارکان نے ایوب خان کو اکثریت سے صدر منتخب کر لیا اور محترمہ فاطمہ جناح کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

## سیاست پر انتخابات کے اثرات (Impacts of Elections on Politics)

بنیادی جمہوریتوں کا نظام ایوب خان کے زوال کا ایک اہم سبب بنا۔ پاکستان کی حزبِ اختلاف کی تمام سیاسی جماعتوں نے ان نام نہاد

www.ilmkidunya.com

انتخابات میں ایوب خان پر دھاندلی کا الزام لگایا اور ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لیے عوامی رابطہ مہم کا آغاز کر دیا۔ مشرقی پاکستان میں شدید احساسِ محرومی اور احساس عدمِ تحفظ نے جنم لیا۔ مشرقی پاکستان کے عوام نے اپنے چھے نکاتی مطالبے میں ایک نئے آئین کا مطالبہ کر دیا۔

## ایوب خان کی اصلاحات (Ayub Khan's Reforms)

معاشی ترقی کے لیے ایوب خان نے درج ذیل اصلاحات کیں:

### زرعی اصلاحات (Agriculture Reforms)

ایوب خان نے زراعت کے شعبے میں مختلف اصلاحات متعارف کروائیں۔ بڑے جاگیرداروں کے لیے زمین کی ملکیت کی حد مقرر کی۔ مزارعوں اور ہاریوں میں زمین تقسیم کی۔ زیادہ پیداوار دینے والے بیج منگوا کر کسانوں میں تقسیم کیے۔ کیمیائی کھادوں کے استعمال کو بڑھایا۔ زراعت کے شعبے میں زرعی مشینری کو متعارف کروایا۔ آسان شرائط پر زرعی قرضوں کا اجرا کیا۔ آب پاشی کے نظام میں بہتری کے لیے کئی نہریں، ڈیم اور بیراج بنائے۔ اس کے علاوہ ٹیوب ویل بھی لگائے گئے۔

### صنعتی اصلاحات (Industrial Reforms)

1958ء میں ایوب خان نے نئی صنعتی پالیسی کا اعلان کیا۔ ملک میں نئی صنعتوں کا قیام عمل میں لایا گیا جس سے عوام کو روزگار ملا۔ صنعتی برآمدات میں اضافہ ہوا۔ چھوٹی صنعتوں کو ترقی دی گئی۔ صنعتی شعبوں کی مدد کے لیے سائنسی تحقیق میں اضافہ کے لیے پاکستان کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ (PCSIR) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ 1961ء میں پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک قائم کیا گیا جس کا مقصد صنعتوں کی ترقی کے لیے طویل اور قلیل مدت کے لیے قرضے دینا تھا۔ پاکستان انڈسٹریل کریڈٹ اینڈ انویسٹمنٹ کارپوریشن (PICIC) کا قیام عمل میں لایا گیا جس نے سٹیٹ بینک آف پاکستان کی مدد سے صنعتوں کی مالی مدد کی۔

### تعلیمی اور سماجی شعبوں میں اصلاحات (Reforms in Education and Social Sector)

جنرل ایوب خان کے دورِ حکومت میں سکولوں کے لیے نیا نصاب بنایا گیا۔ نئی درسی کتب کی چھپائی عمل میں لائی گئی۔ مختلف صوبوں میں ٹیکسٹ بک بورڈز کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ملک میں نئے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ آبادی میں اضافے کو کنٹرول کرنے کے لیے فیملی پلاننگ کا پروگرام متعارف کروایا گیا۔ معاشی ترقی کے لحاظ سے ایوب خان کا دور مثالی دور سمجھا جاتا ہے۔

**کیا آپ جانتے ہیں؟**

25 مارچ 1969ء میں جب حالات زیادہ خراب ہوئے تو جنرل ایوب خان نے صدر کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

### یحییٰ خان کا دورِ حکومت 1969-71ء (Yahya Khan's Regime 1969-71)

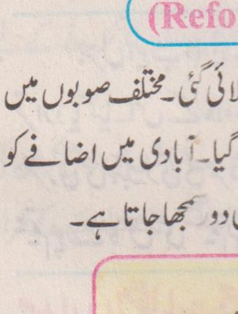

جنرل یحییٰ خان

1965ء کے عام انتخابات میں محترمہ فاطمہ جناح کی ناکامی اور پاک بھارت معاہدہ تاشقند کو پاکستانی عوام نے قبول نہ کیا جس کے نتیجے میں جنرل محمد ایوب خان کے خلاف ملک گیر احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے۔ آخر کار رائے عامہ کے دباؤ کے تحت صدر ایوب خان نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ اس کے بعد فوج کے سربراہ جنرل یحییٰ خان نے 25 مارچ 1969ء کو ملک میں مارشل لاء لگا کر 1962ء کا آئین منسوخ کر دیا۔

www.ilmkidunya.com

## لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء (Legal Framework Order 1970)

نومبر 1969ء میں عبوری آئین کی تشکیل کے لیے جنرل یحییٰ خان نے ایک کمیشن ترتیب دیا جس نے 30 مارچ 1970ء کو لیگل فریم ورک آرڈر کے نام سے عبوری آئین بنایا جس کے اہم نکات درج ذیل تھے:

1- مغربی پاکستان سے ون یونٹ کا خاتمہ کر دیا گیا اور چاروں صوبے بحال کر دیے گئے۔

2- انتخابات کے لیے عوام کو براہ راست ووٹ ڈالنے کا حق دیا گیا۔ رائے دہی کے لیے 21 سال کی عمر مقرر کی گئی۔

3- صوبوں کے درمیان قومی اسمبلی کی سیٹوں کی برابر تقسیم کو ختم کر کے تمام صوبوں کی ان کی آبادی کے لحاظ سے نشستیں دی گئیں۔ قومی اسمبلی کی کل نشستوں کی تعداد 313 کر دی گئی۔ جن میں 13 نشستیں خواتین کے لیے مخصوص تھیں۔

4- انتخاب لڑنے کے لیے امیدوار کی کم از کم عمر 25 سال مقرر کی گئی۔

5- اگر نئی قومی اسمبلی 120 دنوں کے اندر نیا آئین بنانے میں ناکام رہی تو اسمبلی ختم ہو جائے گی۔

ملک کا آئین وفاقی طرز کا ہوگا۔ ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہوگا۔ آئین میں اسلامی نظریات اور جمہوری اقدار کو مدنظر رکھا جائے گا۔ شہری اپنے بنیادی حقوق کا آزادی سے استعمال کر سکیں گے۔ عدلیہ کو انتظامیہ سے آزاد رکھا جائے گا۔ صوبوں کو خودمختاری دی جائے گی۔ اس کے علاوہ صدر کو آئین میں ترمیم کا اختیار دیا گیا جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا تھا۔

## 1970ء کے عام انتخابات (General Elections of 1970)

لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء کے مطابق قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے عام انتخابات ہوئے۔ یہ بالغ رائے دہی کی بنیاد پر پاکستان کی تاریخ میں پہلے انتخابات تھے۔ ان انتخابات میں تمام سیاسی جماعتوں نے حصہ لیا۔ اہم سیاسی جماعتوں میں عوامی لیگ اور پاکستان پیپلز پارٹی بہت مقبول تھیں۔

انتخابی نتائج کے بعد عوامی لیگ واحد اکثریتی جماعت کے طور پر سامنے آئی جس نے قومی اسمبلی کی 300 جنرل نشستوں میں سے 160 نشستیں جیت لیں اور پاکستان پیپلز پارٹی نے 81 نشستیں حاصل کیں۔ باقی نشستیں دوسری جماعتوں اور آزاد امیدواروں کے حصے میں آئیں۔ اس طرح صوبائی اسمبلی کے نتائج بھی مختلف نہیں تھے۔ عوامی لیگ نے مشرقی پاکستان کی 300 جنرل نشستوں میں سے 288 نشستیں جیت لیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے پنجاب اور سندھ میں اکثریت حاصل کی جبکہ نیشنل عوامی پارٹی (NAP) اور جمعیت علمائے اسلام (JUI) کو صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) اور بلوچستان میں اکثریت ملی۔

ان انتخابات کے نتائج نے واضح کر دیا کہ عوامی لیگ مرکز میں حکومت بنائے گی۔ مغربی پاکستان کی سیاسی و فوجی قیادت اور افسر شاہی کو تشویش لاحق ہوئی کیونکہ عوامی لیگ جس منشور کی بنیاد پر جیت کر آئی تھی وہ مغربی پاکستان کی سیاسی قیادت کو قابل قبول نہ تھا۔ لہٰذا نئی حکومت کو اختیارات کی منتقلی میں تاخیر ہوئی جس کے نتیجے میں مشرقی پاکستان میں خون ریز فسادات شروع ہو گئے۔

## مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بنگلہ دیش کا قیام
## (Separation of East Pakistan and Emergence of Bangladesh)

1970ء کے عام انتخابات کے بعد عوامی لیگ کو مشرقی پاکستان میں کامیابی ملی اور جب ملک کی باگ ڈور عوامی لیگ کو نہ سونپی گئی تو



www.ilmkidunya.com

پیپلز پارٹی کے رہنما ذوالفقار علی بھٹو، عوامی لیگ کے رہنما مجیب الرحمان اور چودھری فضل الٰہی

مشرقی پاکستان میں امن وامان کی صورتِ حال خراب ہوئی۔ پاک فوج نے امن وامان کی صورت حال کو بہتر بنانے کی کوشش کی لیکن حالات روز بہ روز خراب ہوتے چلے گئے کیونکہ وہاں پر مکتی باہنی نامی تنظیم فسادات پھیلانے میں مصروف تھی۔ ان حالات میں 15 مارچ 1971ء کو ذوالفقار علی بھٹو، جنرل یحییٰ خان اور شیخ مجیب الرحمٰن کی ڈھاکہ میں ملاقات ہوئی تاکہ حالات کو پرامن بنایا جاسکے۔ یہ مذاکرات بغیر کسی نتیجے کے ختم ہو گئے۔ کشیدہ حالات کے باعث لاکھوں کی تعداد میں بنگالیوں نے بھارت کی طرف ہجرت کرنا شروع کردی۔ بھارت نے بنگالیوں کی مدد کا سرکاری طور پر اعلان کردیا۔ بھارتی فوج نے باغیوں کو اسلحہ دیا اوران کی تربیت کرنا شروع کردی، جس کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کے مابین حالات خراب ہوگئے۔ جنرل یحییٰ خان نے فوج کے مزید دستے مشرقی پاکستان روانہ کیے جس کے نتیجے میں پاک فوج نے بیشتر علاقوں پر کنٹرول حاصل کرلیا۔ اس صورتِ حال سے فائدہ اٹھانے کے لیے بھارت نے مشرقی پاکستان پر اپنی افواج کی مدد سے حملہ کیا جب کہ مغربی پاکستان سے مزید امداد نہ پہنچ سکی تو بھارت اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہوگیا۔ اس طرح 16 دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان ہم سے علیحدہ ہوگیا اور بنگلہ دیش کے نام سے علیحدہ ملک بن گیا۔

## مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب
## (Causes of Separation of East Pakistan)

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجوہات کا مختصر جائزہ درج ذیل عوامل سے لیا جاسکتا ہے:

### (i) جغرافیائی فاصلہ (Geographical Distance)

مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان قریباً ایک ہزار میل (1600 کلومیٹر) کا فاصلہ تھا۔ ان دونوں حصوں کے درمیان دشمن ملک بھارت تھا۔ اس کے علاوہ ملک کے دونوں حصوں میں سیاسی اور ثقافتی رابطے رکھنا بہت دشوار تھا۔ دونوں حصوں کی ثقافت بھی ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھی۔ مشرقی پاکستان دوسرے صوبوں کے مقابلے میں معاشی طور پر پسماندہ رہا۔ اس سے مقامی آبادی میں احساسِ محرومی پیدا ہوئی جو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا ایک سبب بنی۔

### (ii) تجارت وملازمت پر ہندوؤں کے اثرات (Impacts of Hindus on Trade and Services)

مشرقی پاکستان میں تجارت وسرکاری ملازمتوں پر کافی تعداد میں ہندو چھائے ہوئے تھے اور وہ ایک خاص منصوبہ کے تحت لوگوں کے اندر علیحدگی کے جذبات کو ابھار رہے تھے۔

### (iii) ہندو اساتذہ کا کردار (Role of Hindu Teachers)

مشرقی پاکستان میں تعلیم کا شعبہ پوری طرح ہندوؤں کے کنٹرول میں تھا۔ انھوں نے بنگالیوں کو پاکستان کے خلاف پوری طرح تیار کیا اوران کے جذبات کو ابھارا۔



www.ilmkidunya.com

### (iv) زبان کا مسئلہ (Language Issue)

مشرقی پاکستان کے عوام اپنی اکثریت کی بنا پر بنگالی زبان کو ملک کی قومی زبان کا درجہ دلانا چاہتے تھے مگر یہ عملی طور پر ممکن نہ تھا۔ یہ بھی ایک بڑی وجہ تھی جو بالآخر مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا سبب بنی۔

### (v) نمائندگی کی شرح کا مسئلہ (Problem of Representation Ratio)

مشرقی پاکستان کی آبادی 56 فیصد تھی اور وہ آبادی کے تناسب سے نمائندگی کا حق چاہتے تھے۔ اگرچہ انھوں نے 1956ء اور 1962ء کے آئین میں برابری کی بنیاد پر نمائندگی دی گئی تھی مگر انھیں ان کے جائز حقوق نہ دیے گئے۔ لہٰذا ان میں مایوسی پیدا ہوگئی۔

### (vi) بھارت کی مداخلت (Indian Interferance)

بھارت کی مشرقی پاکستان کے معاملات میں بے جا مداخلت نے بھی حالات کو خراب کیا۔ بھارت نے مکتی باہنی کے کارکنوں کو تربیت اور امداد دینے کے علاوہ علیحدگی چاہنے والوں کی حوصلہ افزائی کی۔

### (vii) شیخ مجیب الرحمٰن کے چھ نکات (Six Points of Sheikh Mujeeb-ur-Rehman)

عوامی لیگ کے صدر شیخ مجیب الرحمٰن کے چھ نکات بھی علیحدگی کا سبب بنے۔

### (viii) 1970ء کے عام انتخابات (General Elections of 1970)

1970ء کے عام انتخابات نے حالات کو ایک نئی کروٹ دی اور مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کی مکمل کامیابی کے بعد لوگوں نے ایک نئے انداز سے سوچنا شروع کر دیا۔

## ذوالفقار علی بھٹو کا دورِ حکومت (1971-77ء)
## (Zulfiqar Ali Bhutto's Era 1971-1977)

ذوالفقار علی بھٹو

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد باقی رہ جانے والے مغربی پاکستان میں جنرل یحییٰ خان نے 20 دسمبر 1971ء کو پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین ذوالفقار علی بھٹو کو اقتدار منتقل کر دیا۔ انھوں نے اقتدار سنبھالتے ہی پاکستان کی تعمیر نو کا آغاز کیا۔ پاکستانی قوم میں نا اُمیدی اور مایوسی پھیلی ہوئی تھی۔ ذوالفقار علی بھٹو نے عوام کو حوصلہ دیا اور ملک کی بہتری کے لیے فوری طور پر انقلابی اقدامات اٹھائے۔

21 اپریل 1972ء کو ملک سے مارشل لاء کا خاتمہ کر دیا گیا۔ عبوری آئین (1972ء) کے تحت ذوالفقار علی بھٹو نے حکومت سنبھال لی اور ملکی مسائل کی طرف توجہ دی۔

### صنعتی اِصلاحات (Industrial Reforms)

ملکی معیشت کی تعمیر نو کی خاطر صنعت کی بحالی اور ترقّی کے لیے مزدوروں کو صنعتوں کی انتظامیہ میں مناسب اور موثر نمائندگی دی گئی۔ صنعتوں کے منافع میں مزدوروں کا حصّہ بڑھایا گیا۔ ملازمین کے لیے بونس (Bonus) کی ادائیگی لازم قرار پائی۔ مزدوروں کے لیے صحت کی سہولتوں میں اضافہ کیا گیا۔ مزدوروں کے تحفظ کے لیے گروپ انشورنس اور سوشل سیکیورٹی کا نظام نافذ کیا گیا۔

www.ilmkidunya.com

ذوالفقار علی بھٹو نے مختلف اداروں کو قومی تحویل (Nationalisation) میں لینے کی حکمتِ عملی اپنائی۔ اہم صنعتی اداروں، بینکوں، بیمہ کمپنیوں اور تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لے لیا گیا۔ اس حکمتِ عملی کا مقصد ملک کے مالیاتی معاملات پر کنٹرول حاصل کر کے اس کے فوائد عام آدمی تک پہنچانا تھا۔

## زرعی اِصلاحات (Agricultural Reforms)

ذوالفقار علی بھٹو نے یکم مارچ 1972ء کو زرعی اِصلاحات کا اعلان کیا جن کے تحت زرعی اراضی کی ملکیتی حد کم کر کے 150 ایکڑ نہری، جب کہ 300 ایکڑ بارانی مقرر کر دی گئی۔ اس مقررہ حد سے زیادہ اراضی ریاست کی ملکیت قرار پائی۔ زمین سے مزارعین کی بے دخلی کا سلسلہ بند کر دیا گیا۔ جاگیرداروں اور زمین داروں سے حاصل کردہ زمین، بے زمین کاشت کاروں میں بلا معاوضہ تقسیم کر دی گئی۔

## تعلیمی اصلاحات (Educational Reforms)

ذوالفقار علی بھٹو نے 1972ء میں تعلیمی اصلاحات کا اعلان کیا۔ نجی تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لے لیا گیا۔ طلبہ کو سستی ٹرانسپورٹ فراہم کرنے کے لیے اُن کو بسوں اور ریل گاڑیوں کے کرایوں میں خصوصی رعایت دی گئی۔ طلبہ کے وظائف میں اضافہ کیا گیا۔ کئی یونیورسٹیاں قائم ہوئیں۔ 1974ء میں اسلام آباد میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی (پرانا نام پیپلز اوپن یونیورسٹی) قائم کی گئی، جس سے طلبہ کو بذریعہ خط و کتابت تعلیم کے حصول کے مواقع ملے۔ تعلیم بالغاں کے مراکز بھی قائم کیے گئے۔

## صحت سے متعلق اصلاحات (Health Reforms)

بنیادی مراکزِ صحت کا قیام اور غریبوں کے لیے علاج معالجے کی مفت سہولت اور تعلیم کے لیے بجٹ میں اضافہ کیا گیا۔ ملک میں نئے میڈیکل کالجز قائم کیے گئے۔

## معاشی و معاشرتی اصلاحات (Economic and Social Reforms)

پاکستان پیپلز پارٹی کا مقبولِ عام نعرہ ''روٹی، کپڑا اور مکان'' کو نمایاں مقام حاصل تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو کی معاشی حکمتِ عملی کی سمت سوشلزم (Socialism) تھی۔ اُن کے واضح الفاظ تھے کہ ''اسلام ہمارا دین ہے۔ سوشلزم ہماری معیشت ہے''۔

بے گھر افراد کو گھر فراہم کرنے کے لیے پانچ (5) مرلہ سکیم کا آغاز کیا گیا۔ حکومت نے لاکھوں بے روزگار نوجوانوں کو مشرقِ وسطیٰ کے ممالک میں بھیجا۔ معاشرتی لحاظ سے پاکستان میں خواتین کے تحفظ کے لیے اقدامات اُٹھائے گئے۔ سیکڑوں دیہاتوں کو بجلی فراہم کی گئی۔

**کیا آپ جانتے ہیں؟**

ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے پہلے اور واحد سویلین چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر (Civilian Chief Martial-law Administrator) تھے۔

## ختمِ نبوت سے متعلق آئینی ترمیم 1974ء

اس دورِ حکومت میں 1973ء کے آئین میں دوسری آئینی ترمیم کے ذریعے اس بات کی وضاحت کی گئی کہ نبوت کا جھوٹا دعوے دار یا حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو آخری نبی نہ ماننے والا ہر گز مسلمان نہیں۔

## اُمورِ خارجہ (Foreign Affairs)

پاکستان کو عظیم اقوام کی صف میں جائز مقام دلانے کے لیے 1972ء میں افغانستان، چین اور روس سمیت دیگر کئی ممالک کے دورے کیے۔ بھارت کے ساتھ شملہ معاہدہ کیا جس کے نتیجے میں 1971ء کے جنگی قیدیوں کی وطن واپسی ممکن ہوئی۔ 1974ء میں



www.ilmkidunya.com

لاہور میں اسلامی سربراہی کانفرنس کا نہ صرف انعقاد کیا بلکہ مسلم اُمّہ کے اتحاد کے لیے گراں قدر خدمات بھی سرانجام دیں۔ ذوالفقار علی بھٹو نے مسئلہ کشمیر کو دنیا بھر میں اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

### انتظامی اِصلاحات (Administrative Reforms)

بھٹو حکومت نے سول سروسز آف پاکستان کے ڈھانچے اور پولیس کے نظام میں اصلاحات کیں۔ پاکستانی عوام کی شناخت کے لیے قومی شناختی کارڈ بنانے کا آغاز کیا۔

## جنرل محمد ضیاء الحق کا دور (88-1977ء)
## (General Muhammad Zia-ul-Haq's Era 1977-88)

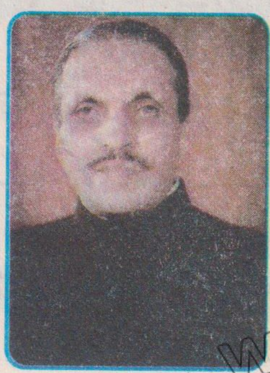

جنرل محمد ضیاء الحق

ذوالفقار علی بھٹو نے مارچ 1977ء میں انتخابات منعقد کرائے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کا مقابلہ کرنے کے لیے حزبِ اختلاف کی نو جماعتوں نے متحد ہو کر ''پاکستان قومی اتحاد (PNA)'' تشکیل دیا۔ ان انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی کو کامیابی حاصل ہوئی، مگر پاکستان قومی اتحاد نے پاکستان پیپلز پارٹی پر دھاندلی کا الزام لگا کر احتجاجی تحریک شروع کر دی۔

ذوالفقار علی بھٹو اور پاکستان قومی اتحاد کے درمیان مسئلے کے حل کے لیے مذاکرات شروع ہوئے، ابھی یہ مذاکرات جاری ہی تھے کہ جنرل محمد ضیاء الحق نے مارشل لاء نافذ کر دیا۔ تمام سیاسی جماعتوں پر پابندی لگا دی گئی۔ ذوالفقار علی بھٹو کو گرفتار کر لیا گیا اور انھیں نواب محمد احمد خاں قتل کیس میں سزائے موت دی گئی۔

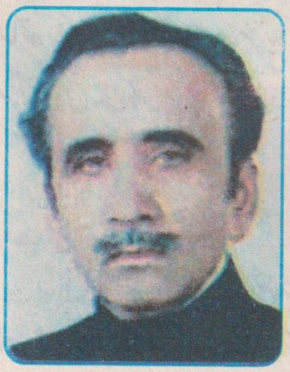

محمد خاں جونیجو

جنرل ضیاء الحق نے ملک میں 90 روز کے اندر انتخابات کرانے کا وعدہ کیا، مگر مختلف وجوہات کی بنا پر انتخابات ملتوی کیے جاتے رہے۔ آخرکار 1985ء میں غیر جماعتی بنیادوں (Non Party Basis) پر انتخابات کرائے گئے اور صوبہ سندھ سے تعلق رکھنے والے محمد خاں جونیجو کو وزیرِ اعظم نامزد کیا گیا۔ محمد خاں جونیجو اگرچہ غیر جماعتی اسمبلی کے رکن تھے مگر تقریباً دو ماہ کے اندر اندر انھوں نے اپنے حامیوں کی مدد سے مسلم لیگ کے نام سے سیاسی جماعت قائم کر کے ملک میں جماعتی سیاسی نظام بحال کر دیا۔

1985ء میں صدر ضیاء الحق نے آٹھویں آئینی ترمیم کے ذریعے پاکستان کی قومی اسمبلی کو تحلیل کرنے کے علاوہ وزیرِ اعظم اور کابینہ کو برطرف کرنے کا اختیار حاصل کر لیا۔ انھی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے جنرل ضیاء الحق نے محمد خاں جونیجو کی حکومت کا خاتمہ کر دیا اور قومی و صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دیں۔

جنرل محمد ضیاء الحق کے دورِ حکومت کی اِصلاحات کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

### صنعتی اور زرعی اِصلاحات (Industrial and Agricultural Reforms)

جنرل محمد ضیاء الحق نے ذوالفقار علی بھٹو کی پالیسیاں ترک کر دیں اور بہت سی صنعتیں اُن کے مالکان کو واپس لوٹا دیں۔ سرمایہ کاروں کو تحفظ فراہم کیا گیا۔ ملکی برآمدات میں اضافہ ہوا۔ زراعت کے شعبے کو ترقّی دی گئی۔ زرعی پیداوار پر عُشر نافذ کر دیا گیا۔

### تعلیمی اِصلاحات (Educational Reforms)

اسلامیات اور مطالعہ، پاکستان کے مضامین کو گریجوایشن تک لازمی قرار دیا گیا۔ خواتین کے لیے الگ یونیورسٹی کے قیام کے لیے اقدامات کیے گئے۔ ملک میں خواندگی کی شرح میں اضافے کے لیے تعلیمی ترقّی اور تعلیم بالغاں کے پروگرام شروع کیے گئے۔

www.ilmkidunya.com

## صحت سے متعلق اِصلاحات (Health Reforms)

ملک میں صحت کی سہولیات کی فراہمی کے لیے پروگرام شروع کیا گیا، جس میں دیہی علاقوں میں بنیادی صحت کے مراکز کے علاوہ لیڈی ہیلتھ ورکرز کے ذریعے طبّی سہولیات کی فراہمی کا آغاز کیا گیا۔

## معاشی اِصلاحات (Economic Reforms)

1980ء سے زکوٰۃ کا نظام سرکاری سطح پر نافذ کر دیا گیا۔ یکم رمضان المبارک کو بینک کے مسلمان کھاتے داروں کے اکاؤنٹ سے اڑھائی فی صد سالانہ کے حساب سے زکوٰۃ کاٹی جانے لگی۔ سود سے پاک بینکاری کا نظام قائم کیا گیا۔ تمام بینکوں میں نفع و نقصان میں شراکت کی بنیاد پر اکاؤنٹ کھولے گئے۔

## معاشرتی اِصلاحات (Social Reforms)

قراردادِ مقاصد کو باقاعدہ طور پر دستور کا حصّہ بنا دیا گیا۔ ملک میں شرعی عدالتیں قائم کی گئیں۔ غیر اسلامی قوانین کو تیزی سے اسلامی قوانین سے بدلنے کا عمل شروع کیا گیا۔ شراب نوشی اور چوری جیسے دیگر جرائم کے خاتمے کے لیے اسلامی سزائیں نافذ کی گئیں۔ ملک میں نماز کے نظام کو باقاعدہ بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیلِ نو کی گئی۔ اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی وژن پر اسلامی شعائر کی ترویج کا کام کیا گیا۔ غلطیوں سے مبرّا قرآن پاک کی طباعت کا بندوبست کیا گیا۔

## خارجہ امور (Foreign Affairs)

1979ء میں روسی افواج افغانستان میں داخل ہوئیں تو لاکھوں افغان مہاجرین نے پاکستان کی طرف ہجرت کی۔ پاکستان میں افغان مہاجرین کے سیکڑوں کیمپ قائم کیے گئے۔ کامیاب افغان پالیسی کی وجہ سے پاکستان کو عالمی سطح پر بہت پذیرائی ملی۔ جمہوری ریاستوں کے ساتھ پاکستان کے تعلقات مزید مستحکم ہوئے۔ جنرل محمد ضیاء الحق نے افغان مسئلے پر اسلامی سربراہی کانفرنس اور مسلم اُمّہ کے اتحاد سے متعلق سرگرمیوں میں بھرپور شرکت کی۔

# بے نظیر بھٹو کا پہلا دورِ حکومت 90-1988ء
# (Benazir Bhutto's First Term 1988-90)

17 اگست 1988ء کو جنرل ضیاء الحق اپنے ساتھیوں کے ہم راہ بہاول پور سے واپسی پر فضائی حادثے میں جاں بحق ہو گئے۔ سینٹ کے چیئرمین غلام اسحاق خان نے فوری طور پر صدرِ مملکت کا عہدہ سنبھالا۔ انھوں نے 1988ء میں جماعتی بنیادوں پر انتخابات منعقد کرائے جس کے نتیجے میں پاکستان پیپلز پارٹی کو مرکز، صوبہ سندھ اور صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) میں کامیابی حاصل ہوئی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اسلامی دنیا کی پہلی خاتون وزیرِ اعظم کی حیثیت سے 2 دسمبر 1988ء کو حلف اٹھایا۔ پنجاب میں اسلامی جمہوری اتحاد نے حکومت بنائی (9 سیاسی جماعتوں پر مشتمل اتحاد)۔ اس دور کی اہم اِصلاحات کی تفصیل درج ذیل ہے:

بے نظیر بھٹو

## صنعتی اِصلاحات (Industrial Reforms)

محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور میں ملک میں بہت سی نئی صنعتیں لگائی گئیں۔ آٹو موبائل اور ٹیکسٹائل کی صنعت نے ترقّی کی۔

www.ilmkidunya.com

### زرعی اِصلاحات (Agricultural Reforms)

زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے بیج، کھاد اور زرعی ادویات خریدنے کے لیے کسانوں کو آسان شرائط پر قرضے دیے گئے۔

### تعلیمی اِصلاحات (Educational Reforms)

تعلیمی اداروں میں مختلف سہولیات فراہم کی گئیں اور خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی۔

### صحت سے متعلق اصلاحات (Health Reforms)

شہروں اور دیہی علاقوں میں صحت کی سہولیات کی فراہمی کے لیے، بہت سے پروگرام شروع کیے گئے۔

### معاشی اِصلاحات (Economic Reforms)

بے نظیر بھٹو کی حکومت نے پلیسمنٹ بیورو (Placement Bureau) کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جس سے ہزاروں لوگوں کو ملازمتیں ملیں۔

### معاشرتی اِصلاحات (Social Reforms)

لوگوں کا معیارِ زندگی بہتر بنانے، ملک کی ترقّی اور سماجی بہبود کے لیے بے نظیر بھٹو کی حکومت نے ''پیپلز ورکس پروگرام'' شروع کیا۔

### خارجہ امور (Foreign Affairs)

1989ء میں بے نظیر بھٹو کے دورِ حکومت میں پاکستان دوبارہ دولتِ مشترکہ کا رکن بنا۔ بھارتی وزیرِ اعظم راجیو گاندھی نے پاکستان میں منعقد ہونے والی چوتھی سارک سربراہی کانفرنس میں شرکت کی۔ اس موقع پر حکومتِ وقت نے بھارت سمیت تمام پڑوسی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات کی خواہش کا اظہار کیا۔

**حکومت کا خاتمہ:** صدرِ مملکت غلام اسحاق خان نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت پر بہت سے الزامات عائد کرتے ہوئے اس دور کے آئین کی دفعہ 58-2B استعمال کرتے ہوئے 8 اگست 1990ء کو ان کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ مرکزی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دی گئیں۔

## بے نظیر بھٹو کا دوسرا دورِ حکومت 96-1993ء
## (Benazir Bhutto's Second Term 1993-96)

1993ء کے عام انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی نے اکثریت حاصل کی۔ پیپلز پارٹی نے دیگر اتحادیوں کے ساتھ مل کر مرکز، سندھ، پنجاب اور سرحد (خیبر پختونخوا) میں حکومت بنائی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت اس مرتبہ زیادہ پُراعتماد اور مستحکم تھی۔ انھوں نے متعدد اِصلاحات کے ذریعے ملکی ترقّی کے عمل کو آگے بڑھایا۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

### صنعتی اِصلاحات (Industrial Reforms)

ملک میں صنعتیں لگانے پر بہت سی رعایتیں دینے کا اعلان کیا گیا، لیکن عوام پر بھاری ٹیکس لگا دیے گئے۔ ملک صنعتی اور معاشی بحران کا شکار رہا۔

### زرعی اِصلاحات (Agricultural Reforms)

بے نظیر بھٹو کے دوسرے دورِ حکومت میں کسانوں کو قرضے دینے کے لیے کسان بینک قائم کیا گیا اور عوامی ٹریکٹر سکیم کے ذریعے کسانوں کو ٹریکٹر فراہم کیے گئے۔ زرعی ترقّیاتی بینک اور دیگر کمرشل بینکوں نے بھی زرعی قرضے جاری کیے۔

### تعلیمی اِصلاحات (Educational Reforms)

پرائمری تعلیم اور خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی۔ اساتذہ کے لیے مختلف مراعات کا اعلان کیا گیا۔ تعلیمی اداروں میں سہولتوں کی فراہمی کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے۔

www.ilmkidunya.com

## صحت سے متعلق اِصلاحات (Health Reforms)

عوامی ہیلتھ سکیم کے ذریعے صحت کی سہولیات گھر گھر پہنچانے کے لیے اقدامات کیے گئے۔ خواتین کو صحت کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے ہزاروں لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بھرتی کیا گیا۔ سوشل سکیورٹی سکیم کے تحت ملک میں بہت سی ڈسپنسریاں قائم کی گئیں۔ انسدادِ پولیو مہم شروع کی گئی۔

## معاشی اِصلاحات (Economic Reforms)

ملک بھر میں توانائی، بجلی کی کمی اور لوڈ شیڈنگ کا بحران ختم کرنے کے لیے عملی اقدامات کیے گئے۔ عوام کو لاکھوں گیس کنکشنز فراہم کیے گئے۔ کراچی میں پورٹ قاسم کو وسعت دی گئی۔

## معاشرتی اِصلاحات (Social Reforms)

لوگوں کا معیارِ زندگی بہتر بنانے اور ملک کی ترقّی اور سماجی بہبود کے لیے بے نظیر بھٹو کی حکومت نے پیپلز ورکس پروگرام شروع کیا۔ خواتین کے لیے سماجی پالیسیاں بنائیں۔ خواتین کی بہبود کے لیے وومن پولیس سٹیشن اور فرسٹ وومن بینک قائم کیے گئے۔

## صدر کا انتخاب (Presidential Election)

1993ء میں صدارتی انتخابات ہوئے، جس میں پاکستان پیپلز پارٹی کے راہنما سردار فاروق احمد خاں لغاری صدرِ مملکت منتخب ہوئے۔ یوں وزیرِ اعظم اور صدرِ مملکت دونوں کا تعلق ایک ہی سیاسی جماعت سے تھا۔

## حکومت کا خاتمہ (End of Government)

اگرچہ محترمہ بے نظیر بھٹو کا دوسرا دورِ حکومت پُراعتماد اور بہتر تھا مگر اس مرتبہ بھی اُن کی حکومت زیادہ عرصہ نہ چل سکی۔ اس مرتبہ پاکستان پیپلز پارٹی کے اپنے منتخب کردہ صدر سردار فاروق احمد خاں لغاری نے متعدد الزامات لگا کر 5 نومبر 1996ء کو محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت برطرف کردی، قومی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کردیں اور نئے انتخابات کرانے کا اعلان کیا۔

# میاں محمد نواز شریف کا پہلا دورِ حکومت 93-1990ء
# (Mian Muhammad Nawaz Sharif's First Term 1990-93)

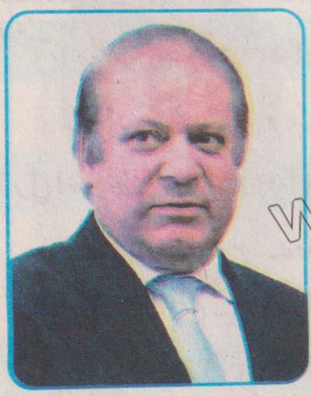

میاں محمد نواز شریف

محترمہ بے نظیر بھٹو کی پہلی حکومت کے خاتمہ کے بعد ملک میں نگران حکومتیں قائم کر کے 1990ء میں انتخابات منعقد کرائے گئے۔ ان انتخابات میں اسلامی جمہوری اتحاد کے میاں محمد نواز شریف نے وزیرِ اعظم بننے کے بعد اپنی حکومت مستحکم کرنے اور ملک کو سیاسی و معاشی بحران سے نکالنے کے لیے متعدد اصلاحات کیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

## صنعتی اِصلاحات (Industrial Reforms)

1990ء میں صنعتی پالیسی کا اعلان کیا گیا، جس کے تحت نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ 1991ء میں نجکاری کمیشن قائم کیا گیا۔ اس کا مقصد خسارے میں چلنے والے قومی اداروں کی نجکاری کے عمل کو آگے بڑھانا تھا۔

www.ilmkidunya.com

## زرعی اِصلاحات (Agricultural Reforms)

1991ء میں حکومت نے زراعت کی ترقّی کے لیے 10 کروڑ روپے مختص کیے۔ زرعی مشینری، ادویات اور دیگر زرعی سامان کی درآمدی ڈیوٹی میں چھوٹ دی گئی۔ لاکھوں ایکڑ زمین مزارعین میں تقسیم کی گئی اور انھیں مالکانہ حقوق دیے گئے۔

## تعلیمی اِصلاحات (Educational Reforms)

نواز شریف حکومت نے 1992ء میں دس سالہ تعلیمی منصوبے کے تحت نئے تعلیمی ادارے قائم کیے۔ تعلیمی اداروں کی عمارات کو بہتر بنایا اور لاکھوں اساتذہ کو تربیت دی گئی۔

## صحت سے متعلق اصلاحات (Health Reforms)

نواز شریف نے شعبۂ صحت پر خصوصی توجہ دی۔ سرکاری ہسپتالوں کا معیار بہتر بنایا اور بہت سا طبّی عملہ بھرتی کیا۔

## معاشی اِصلاحات (Economic Reforms)

اس دورِ حکومت میں نوجوانوں کو پچاس ہزار روپے سے تین لاکھ روپے تک کا قرضہ فراہم کیا گیا، تاکہ وہ خود روزگار کا بندوبست کر سکیں۔ حکومت نے ملک میں تعمیرِ وطن کے نام سے ترقیاتی پروگرام شروع کیا۔ حکومت نے موٹروے جیسے بڑے منصوبے شروع کیے جو بہت کامیاب ثابت ہوئے۔

## معاشرتی اِصلاحات (Social Reforms)

غریب لوگوں کی مالی معاونت کے لیے میاں نواز شریف حکومت نے 1992ء میں ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعے بیت المال کا محکمہ قائم کیا۔ سوشل سکیورٹی سکیم (Social Security Scheme) کو زیادہ فائدہ منداور بامقصد بنانے کے لیے اقدامات کیے گئے۔ کسی مزدور کی وفات کی صورت میں تجہیز وتکفین اور بیماری کی صورت میں مالی امداد فراہم کرنے کا اعلان کیا گیا۔

## آئینی اِصلاحات (Constitutional Reforms)

1991ء میں پاکستان کے آئین میں بارھویں ترمیم کی گئی۔ اس ترمیم میں عدلیہ سے متعلق خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ سنگین جرائم کے مقدمات کے لیے خصوصی عدالتیں قائم کی گئیں۔

## انتظامی اِصلاحات (Administrative Reforms)

میاں محمد نواز شریف کی حکومت نے صوبوں کے درمیان ایک معاہدہ کروایا جس سے پانی کی تقسیم کا تنازع ختم ہوگیا۔ قومی مالیاتی ایوارڈ کے ذریعے صوبوں کو قابلِ تقسیم محاصل میں حصّہ دیا گیا۔ اس کے علاوہ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں کئی مثبت تبدیلیاں لائی گئیں۔ افغانستان میں قیامِ امن کے حوالے سے افغانستان کے مختلف راہنماؤں سے مذاکرات کیے گئے۔ مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے بھارت کو باضابطہ دعوت دی گئی۔ حکومتِ پاکستان نے امریکا اور دنیا کے دوسرے ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کے لیے بھرپور کوششیں کیں۔

## حکومت کا خاتمہ (End of Government)

نواز شریف حکومت بھی زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکی۔ کراچی اور اندرونِ سندھ میں سیاسی حالات خراب ہو گئے۔ چناں چہ صدرِ پاکستان غلام اسحاق خان نے 18-اپریل 1993ء کو آئین کی شق 58-2B کا سہارا لے کر میاں محمد نواز شریف کی حکومت کو برطرف کر دیا اور قومی وصوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دیں مگر ملک میں جاری سیاسی کش مکش کی وجہ سے صدر غلام اسحاق خان کو بھی صدرِ پاکستان کا عہدہ چھوڑنا پڑا۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

# میاں محمد نواز شریف کا دوسرا دورِ حکومت 99-1997ء
# (Mian Muhammad Nawaz Sharif's Second Term 1997-99)

## 1- اقتصادی اصلاحات اور نجکاری (Economic Reforms and Privatization)

### i- معیشت کو مضبوط کرنا (Strengthening the Economy)

میاں محمد نواز شریف کی حکومت نے سرکاری اداروں کی نجکاری کو فروغ دے کر پاکستان کی معیشت کو بحال کرنے پر توجہ دی۔ پبلک سیکٹر پر بوجھ کم کرنے اور نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لیے اقدامات کیے گئے۔ ان اقدامات کا مقصد معیشت کو جدید بنانا اور اسے عالمی سطح پر مزید مسابقتی بنانا تھا۔

### ii- مارکیٹ لبرلائزیشن (Market Liberalization)

میاں محمد نواز شریف کی حکومت نے تجارت کو آزاد کرنے اور محصولات کو کم کرنے کی پالیسیاں متعارف کروائیں، جس سے بین الاقوامی سرمایہ کاری اور تجارتی مواقع کے لیے راہ ہموار ہوئی۔ ان کوششوں نے پاکستان کو عالمی سطح پر ایک وسیع معیشت کے طور پر پیش کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

## 2- جدید انفراسٹرکچر کی ترقی (Development of Modern Infrastructure)

### i- موٹروے پراجیکٹ (Motorway Project)

لاہور اسلام آباد موٹروے

لاہور-اسلام آباد موٹروے (M-2) کی تعمیر نمایاں اقدامات میں سے ایک ہے۔ یہ منصوبہ اپنے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے اور بڑے شہروں کے درمیان بہتر رابطے کو فروغ دینے کے عزائم کی علامت ہے۔ اس نے مستقبل کے موٹروے منصوبوں کی بنیاد بھی فراہم کی جس کا مقصد تجارت اور سیاحت کو فروغ دینا ہے۔ **میاں محمد نواز شریف نے اس موٹروے کا افتتاح 1997ء میں کیا۔**

### ii- نقل و حمل کا بہتر انتظام (Improved Transportation Network)

میاں محمد نواز شریف کی حکومت نے سڑکوں اور نقل و حمل کو جدید بنا کر، علاقائی رسائی کو بڑھانے کی کوشش کی جس سے کاروبار، شہریوں کے لیے سفر کرنا اور اقتصادی سرگرمیوں میں اضافہ ہو گیا۔

## 3- قومی سلامتی کو مضبوط بنانا (Strengthening National Security)

### چاغی نیوکلیئر ٹیسٹ 1998 (Chagai Nuclear Tests 1998)

میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں پاکستان نے بھارت کے جواب میں اپنے پہلے جوہری تجربات کامیابی سے کیے، جس سے وطنِ عزیز ایک جوہری طاقت والے ممالک کی صف میں شامل ہو گیا۔ اس سے نہ صرف پاکستان کی دفاعی صلاحیتوں میں اضافہ ہوا بلکہ قومی لحاظ سے باعثِ فخر بھی بنا، کیونکہ پاکستان ایٹمی ہتھیار رکھنے والا پہلا مسلم ملک بن گیا۔

**ii- قومی فخر اور خود مختاری (National Pride and Sovereignty)**

جوہری تجربات نے پاکستان کی خود مختاری کو تقویت دی، خطے میں اسٹریٹجک پوزیشن کو مضبوط کیا اور پڑوسی ممالک کے ساتھ طاقت کے توازن کو یقینی بنایا۔

## 4- آئینی اور سیاسی اصلاحات (Constitutional and Political Reforms)

**i- جمہوریت کو مضبوط کرنا (Strengthening Democracy)**

آئین میں 13 ویں ترمیم کے ذریعے قومی اسمبلی کو تحلیل کرنے سے متعلق صدر کے اختیار کو ختم کر کے میاں محمد نواز شریف کی حکومت نے جمہوری عمل کو با اختیار بنایا اور پارلیمانی نظام کے استحکام کو تقویت دی۔

**ii- پارٹی ڈسپلن اور استحکام (Party Discipline and Stability)**

میاں محمد نواز شریف کی حکومت کی طرف سے متعارف کرائی گئی 14 ویں آئینی ترمیم کے ذریعے کسی بھی پارلیمانی رکن کی سیاسی وفاداری میں تبدیلی لے رجحان کی حوصلہ شکنی کی گئی۔ اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ منتخب نمائندے اپنی جماعتوں اور پالیسیوں کے ساتھ وفادار رہیں۔

## 5- اقتصادی ترقی اور سرمایہ کاری (Economic Development and Investment)

**i- زراعت اور دیہی ترقی کو فروغ دینا (Boosting Agriculture and Rural Development)**

میاں محمد نواز شریف نے زرعی شعبے کو ترجیح دی۔ زرعی پیداوار میں اضافے، آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانے اور کسانوں کو بہتر وسائل تک رسائی فراہم کرنے کے لیے مختلف پروگرام شروع کیے۔ ان اقدامات کا مقصد دیہی برادریوں کو با اختیار بنانا اور غذائی تحفظ کو بہتر بنانا تھا۔

**ii- غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی (Encouraging Foreign Investment)**

میاں محمد نواز شریف کی حکومت نے تجارتی رکاوٹوں کو کم کر کے پاکستان کو ایک سرمایہ کاری دوست ملک کے طور پر فروغ دیا۔ اس عمل سے براہِ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (Foreign Direct Investment) لانے، خاص طور پر توانائی اور ٹیلی کمیونیکیشن جیسے شعبوں میں پیش رفت کی۔

## 6- ٹیکنالوجی اور مواصلات کو آگے بڑھانا (Advancing Technology and Communication)

**i- ٹیلی کمیونیکیشن انقلاب (Telecommunication Revolution)**

میاں محمد نواز شریف کی حکومت نے پاکستان کے ٹیلی کمیونیکیشن انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے کے لیے اہم اقدامات کیے۔ جدید مواصلاتی نیٹ ورکس کو ترقی دی جس کی وجہ سے موبائل فون اور انٹرنیٹ سروس کی فراہمی میں بے پناہ اضافہ ہوا۔

## 7- سفارتی رسائی اور بین الاقوامی تعلقات (Diplomatic Outreach and International Relations)

**i- پڑوسیوں کے ساتھ امن کو فروغ دینا (Promoting Peace with Neighbours)**

میاں محمد نواز شریف نے پڑوسیوں کے ساتھ امن اور تعاون کو فروغ دینے کی کوشش کی۔ 1999ء میں بھارتی وزیرِ اعظم اٹل بہاری واجپائی نے پاکستان کا دورہ کیا اور لاہور اعلامیہ پر دستخط کیے تھے۔ دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کو کم کرنے اور بات چیت کے راستے کھولنے کی طرف ایک تاریخی قدم تھا۔ اس سے پُر امن بقائے باہمی اور علاقائی استحکام کے لیے ان کی وژن کو اُجاگر کیا۔

www.ilmkidunya.com

### ii- پاکستان امریکا تعلقات میں بہتری (Improvements in US Pakistan Relation)

جوہری تجربات سے پہلے، میاں محمد نواز شریف نے اقتصادی تعاون اور تجارتی شراکت داری پر زور دیتے ہوئے امریکا کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنانے پر کام کیا۔ اس سفارتی رسائی نے مضبوط بین الاقوامی اتحاد کی پاکستان کی خواہش کو اجاگر کیا۔

خلاصہ یہ کہ 1997ء سے 1999ء تک میاں محمد نواز شریف کی حکومت نے بہترین قیادت فراہم کی جس کے باعث معاشی آزادی، قومی سلامتی، بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور سفارتی رسائی پر زور دیا گیا۔ ان کے جرات مندانہ اقدامات نے پاکستان کی معیشت کو جدید بنانے، اس کی عالمی حیثیت کو بڑھانے اور عوام کی زندگیوں کو بہتر بنانے میں مدد کی۔ مختصر مدت کے باوجود ان اقدامات میں ملک کی ترقی کی رفتار پر پائیدار اثر چھوڑا۔

## پاکستان بطور ایٹمی قوت
## (Pakistan as Nuclear Power)

چاغی (بلوچستان میں ایٹمی دھماکوں کا منظر)

28 مئی 1998ء کو پاکستان نے صوبہ بلوچستان کے علاقے چاغی میں ایٹمی دھماکے کر کے بھارت کی برتری کا خواب خاک میں ملا دیا۔ پاکستان کے ایٹمی دھماکے بھارت کے (11 اور 13 مئی 1998ء) ایٹمی دھماکوں کا جواب تھے۔ عالمی طاقتوں کی طرف سے پاکستان پر بہت زیادہ دباؤ ڈالا گیا کہ وہ ایٹمی دھماکے کرنے سے باز رہے، مگر پاکستان کی حکومت نے عالمی طاقتوں کے دباؤ کو مسترد کر دیا۔ پاکستان نے امریکا اور مغربی دنیا کی طرف سے عائد ہونے والی پابندیاں برداشت کیں لیکن اپنا دفاع ناقابلِ تسخیر بنا لیا۔

میاں محمد نواز شریف کے جرات مندانہ اقدامات سے پاکستان نہ صرف ایٹمی ممالک کی فہرست میں شامل ہو گیا بلکہ عالمِ اسلام کا پہلا ایٹمی ملک بن گیا۔ ان ایٹمی دھماکوں کی یاد میں ہر سال 28 مئی کو "یوم تکبیر" منایا جاتا ہے۔

## میاں محمد نواز شریف کا تیسرا دورِ حکومت (2013ء - 2017ء)
## (Mian Muhammad Nawaz Sharif's ThirdTerm 2013-17)

جون 2013ء سے جولائی 2017ء تک تیسری مدت کے لیے بطور وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی حکومت نے مختلف شعبوں میں بہت کامیابیاں حاصل کیں اور متعدد اقدامات کیے۔ ان کا تفصیلی جائزہ درج ذیل ہے:

### 1- توانائی کے شعبے میں اِصلاحات (Reforms in Energy Sector)

#### i- توانائی کے منصوبے (Energy Projects)

میاں محمد نواز شریف کی حکومت نے پاکستان کے توانائی کے دائمی بحران سے نمٹنے کے لیے توانائی کے کئی منصوبے شروع کیے۔ ان منصوبوں میں روایتی اور قابل تجدید توانائی کے ذرائع جیسے کوئلہ، پن بجلی اور ہوائی بجلی وغیرہ شامل تھے۔

www.ilmkidunya.com

### ii- بجلی کی بندش کا خاتمہ (Ending Power Outages)

میاں محمد نواز شریف نے اپنے تیسرے دورِ حکومت کے دوران ملک بھر میں بجلی کی بندش (لوڈ شیڈنگ) کو ختم کرنے نیشنل گرڈ کی صلاحیت میں اضافہ کرنے اور بجلی کی پیداوار بڑھانے کے لیے توانائی کے مختلف منصوبوں کی شامل تھی۔

### iii- توانائی کی پالیسیوں میں اصلاحات (Reforming Energy Policies)

میاں محمد نواز شریف کی حکومت نے توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری لانے اور توانائی کی پیداوار اور تقسیم کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے متعدد اصلاحات کیں۔

## 2- چین پاکستان اقتصادی راہداری (China Pakistan Economic Corridor-CPEC)

### i- آغاز اور ترقی (Initiation and Development)

میاں محمد نواز شریف نے چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) منصوبے کو شروع کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اربوں ڈالر کے اس منصوبے کا مقصد سڑکوں، ریلوے، بندرگاہوں اور توانائی کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے ذریعے پاکستان اور چین کے درمیان رابطوں کو بڑھانا ہے۔

### ii- اقتصادی اثرات (Economic Impacts)

چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) منصوبے نے روزگار کے مواقع پیدا کرنے، غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور دونوں ممالک اور وسیع تر خطے کے درمیان تجارت کو آسان بنا کر پاکستان کی معیشت کو فروغ دینے کے اقدامات کیے۔

## 3- ہیلتھ کارڈ کا اجرا (Issuance of Health Card)

### 1- انشورنس کوریج (Insurance Coverage)

اس سکیم کا مقصد ملک بھر میں کم آمدنی والے خاندانوں، خاص طور پر غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے والوں کو ہیلتھ انشورنس کوریج فراہم کرنا ہے۔

### ii- صحت کی دیکھ بھال تک رسائی (Access to Health Care)

صحت کارڈ سکیم کا بنیادی مقصد معاشرے کے پسماندہ طبقوں کے لیے صحت کی دیکھ بھال کی خدمات تک رسائی کو بہتر بنانا تھا، بشمول وہ لوگ جو طبّی علاج کی استطاعت نہیں رکھتے۔

### iii- مالی بوجھ میں کمی (Financial Burden Reduction)

اس سکیم کا مقصد کم آمدنی والے خاندانوں کو ہیلتھ انشورنس کوریج فراہم کر کے صحت کی دیکھ بھال کے اخراجات کے مالی بوجھ کو کم کرنا ہے۔

## 4- بنیادی ڈھانچے کی ترقی (Basic Infrastructure Development)

### i- نقل و حمل کے منصوبے (Transportation Projects)

حکومت نے نقل و حمل کے مختلف منصوبوں بشمول سڑکوں کے نیٹ ورک کی توسیع اور نئی شاہراہوں اور موٹرویز کی تعمیر میں سرمایہ کاری کی۔

### ii- پبلک نقل و حمل (Public Transportation)

میاں محمد نواز شریف کی حکومت نے لاہور اور اسلام آباد جیسے بڑے شہروں میں میٹرو بس سسٹم متعارف کرایا، جس کا مقصد پبلک ٹرانسپورٹ کو بہتر بنانا اور بے ہنگم ٹریفک کو کنٹرول کرنا تھا۔

www.ilmkidunya.com

### iii-بنیادی ڈھانچے میں جدت (Infrastructure Modernization)

موجودہ بنیادی ڈھانچے بشمول ہوائی اڈے، بندرگاہیں اور عوامی سہولیات کو جدید اور اپ گریڈ کرنے کی کوششیں کی گئیں۔

## 5-اقتصادی ترقی (Economic Development)

### i- مستحکم اقتصادی پالیسیاں (Stable Economic Policies)

میاں محمد نواز شریف کی حکومت نے سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی اور اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کے لیے مستحکم اقتصادی پالیسیوں پر عمل کیا۔ ان پالیسیوں میں مہنگائی کو کنٹرول کرنے، ٹیکس وصولی کو بہتر بنانے اور مالیاتی خسارے کو کم کرنے کے اقدامات شامل تھے۔

### ii- جی ڈی پی میں بہتری (Improvement in GDP)

میاں محمد نواز شریف کے دور میں پاکستان میں جی ڈی پی کی شرح نسبتاً مستحکم رہی جو کہ تقریباً 4 سے 5 فیصد سالانہ تھی۔

### iii- غیر ملکی سرمایہ کاری (Foreign Investment)

توانائی، بنیادی ڈھانچے اور مینوفیکچرنگ جیسے اہم شعبوں میں غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کی کوششیں کی گئیں۔

## 6-امن وامان (Law and Order)

### i-انسداد دہشت گردی کے لیے آپریشنز (Counterterrorism Operations)

حکومت نے عسکریت پسند گروہوں سے نمٹنے اور امن وامان کی صورتِ حال کو بہتر بنانے کے لیے، خاص طور پر صوبہ خیبر پختونخوا اور پنجاب میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے ٹارگٹڈ آپریشنز (Targeted Operations) شروع کیے۔

### ii- حفاظتی اقدامات (Security Measures)

سیکیورٹی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے مختلف حفاظتی اقدامات اُٹھائے گئے، جن میں سرحدی سیکیورٹی کو مضبوط بنانے اور انٹیلی جنس کوآرڈینیشن کو بہتر بنانے کی کوششیں شامل ہیں۔

## 7-سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی ترقی کے لیے مالی وسائل کی فراہمی

## (The National Endowment for Science and Technology-NEST)

### i- مقاصد (Objectives)

میاں محمد نواز شریف کی وزارتِ عظمیٰ کے تیسرے دور میں NEST کا قیام 2015ء میں وزارت سائنس اور ٹیکنالوجی کے تحت عمل میں آیا۔ اس سے جدت کے کلچر کو فروغ دینے اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے لیے حکومتی عزم کی عکاسی ہوتی ہے۔

### ii- جدت کے لیے مالی امداد (Funding for Innovation)

اس ادارے کا بنیادی مقصد سائنس دانوں، محققین کی جدید تحقیق کو مزید ترقی دینے اور اس کے لیے مالی وسائل فراہم کرنا تھا۔ جس کے تحت سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضی (STEM) کے شعبوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے لیے وظائف اور تکنیکی شعبوں کے لیے مالی امداد شامل تھی۔

www.ilmkidunya.com

### iii- مربوط شعبے (Connecting Sectors)

اس کا مقصد محققین اور کاروباری افراد کے درمیان تعاون اور علم کی منتقلی کو آسان بنا کر تعلیم یافتہ افراد اور صنعت کے درمیان خلا کو پُر کرنا ہے۔

## جنرل پرویز مشرف کا دورِ حکومت 2008-1999ء
## (General Pervez Musharraf's Era 1999-2008)

جنرل پرویز مشرف

12 اکتوبر 1999ء کو جنرل پرویز مشرف مسلم لیگ (ن) کی حکومت ختم کر دی۔ وہ ملک کے چیف ایگزیکٹو بن گئے۔ انھوں نے 20 جون 2001ء کو صدرِ پاکستان کا عہدہ سنبھال لیا۔ قومی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دی گئیں۔ ملک میں ہنگامی حالت کا اعلان کیا گیا اور نئی انتظامیہ تشکیل پائی۔ انھوں نے سپریم کورٹ سے تین برس کے لیے حکومت کرنے کا اختیار حاصل کر لیا۔ انھوں نے ملک میں جلد انتخابات کرانے کا وعدہ بھی کیا۔ جنرل پرویز مشرف کی اہم اصلاحات کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

### صنعتی اصلاحات (Industrial Reforms)

جنرل پرویز مشرف کے معاشی اقدامات میں صنعتوں کی بحالی، سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی اور سرمایہ کاروں کو تحفظ فراہم کرنا شامل تھا۔ مشرف دورِ حکومت میں ملک میں کئی نئی صنعتیں بھی قائم کی گئیں جن میں موٹر گاڑیاں، موٹر سائیکل، چینی، کیمیکل، بنیادی ضروریات کا سامان بنانے، بجلی کا سامان (Electronics) بنانے اور سیمنٹ سازی کی صنعتیں قابلِ ذکر ہیں۔ بجلی کی مسلسل فراہمی کے لیے تھرمل پلانٹس کو گیس اور کوئلے کے پلانٹس میں تبدیل کرنے کے منصوبے بنائے گئے۔ جنرل پرویز مشرف نے نجکاری کے عمل کو تیز کرنے کے لیے نجکاری کمیشن قائم کیا۔ اس طرح پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن لمیٹڈ (PTCL) اور مالیاتی اداروں کی نجکاری عمل میں لائی گئی۔

### زرعی اصلاحات (Agricultural Reforms)

زراعت کی ترقّی کے لیے اس میں جدت لائی گئی۔ کسانوں کو خصوصی مراعات دی گئیں۔ کھیتوں کو سیراب کرنے کے لیے کھالوں کو پختہ کیا گیا۔

### تعلیمی اصلاحات (Educational Reforms)

روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے تحت تعلیمی نصاب کو تبدیل کر دیا گیا۔ پہلی مرتبہ دینی مدارس کے طلبہ کو کمپیوٹر سائنس اور دیگر سائنسی مضامین پڑھانے کا آغاز کیا گیا۔

### صحت سے متعلق اصلاحات (Health Reforms)

لوگوں کو علاج معالجے کی بہتر سہولتیں دینے کے لیے کئی اقدامات کیے گئے۔ مریضوں کو ہسپتال پہنچانے کے لیے خصوصی ایمبولینس سروس (ریسکیو 1122) شروع کی گئی۔

### معاشی اصلاحات (Economic Reforms)

11 ستمبر 2001ء کو امریکا کے شہر نیویارک میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے ہوئے۔ امریکا میں دہشت گردی کے واقعات کے باعث پاکستان اہمیت اختیار کر گیا۔ مغربی ممالک کی امداد کے باعث پاکستان کی معیشت کو سہارا ملا۔

www.ilmkidunya.com

## معاشرتی اِصلاحات (Social Reforms)

جنرل پرویز مشرف کے دور میں روشن خیالی اور اعتدال پسندی جیسی اصطلاحات کا بہت چرچا رہا۔ ملک میں بہت سے نجی ٹیلی وژن چینلز متعارف کرائے گئے، کئی اخبارات اور نئے رسائل کا اجرا کیا گیا۔ ائیرفورس میں پہلی بار فلائنگ فائٹر کی حیثیت سے خواتین کو شامل کیا گیا۔ آرمی میں میڈیکل کور کے علاوہ پہلی بار بحیثیت کیڈٹ اور انجینئر خواتین کی بھرتی کی گئی۔ خواتین کو بطور "ٹریفک وارڈن" بھرتی کیا گیا۔ ایک خاتون ڈاکٹر شمشاد اختر کو گورنر سٹیٹ بینک آف پاکستان بنایا گیا۔ مشرف دورِ حکومت میں خواتین کے لیے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی نشستیں مخصوص کی گئیں۔

## آئینی اِصلاحات (Constitutional Reforms)

جنرل پرویز مشرف کے دور میں پاکستان کے آئین میں سترھویں ترمیم 2003ء میں کی گئی، جس کے تحت صدرِ پاکستان کو قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کرنے کا اختیار واپس مل گیا۔

## انتظامی اِصلاحات (Administrative Reforms)

جنرل پرویز مشرف نے 14-اگست 2001ء سے مقامی حکومتوں کا نظام (Local Government System) نافذ کیا۔ اس نظام کے تین بنیادی مقاصد تھے:

1-وسائل کی ضلع کی سطح پر دستیابی 2-مقامی معاملات مقامی سطح پر حل کرنا 3-اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی

## عام انتخابات 2002ء (General Elections 2002)

جنرل پرویز مشرف نے 2002ء میں ملک میں عام انتخابات منعقد کروائے۔ ان انتخابات میں مسلم لیگ (قائدِاعظمؒ) نے اکثریت حاصل کی۔ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے میر ظفر اللہ خاں جمالی کو وزیرِ اعظم منتخب کیا گیا۔ میر ظفر اللہ خاں جمالی کی حکومت بھی محض ڈیڑھ برس چل سکی اور اُنھوں نے اپنی سیاسی پارٹی کے فیصلے کے مطابق استعفیٰ دے دیا۔ اُن کی جگہ عبوری مدت کے لیے چودھری شجاعت حسین وزیرِ اعظم بنے۔ اس کے بعد شوکت عزیز ممبر قومی اسمبلی منتخب ہونے کے بعد ملک کے وزیرِ اعظم بنے۔

**کیا آپ جانتے ہیں؟**

میر ظفر اللہ خاں جمالی صوبہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے پاکستان کے واحد وزیرِ اعظم ہیں جو 2002ء کے عام انتخابات کے بعد وزیرِ اعظم بنے۔

## سیّد یوسف رضا گیلانی کا دورِ حکومت 12-2008ء
## (Syed Yousaf Raza Gillani's Era 2008-12)

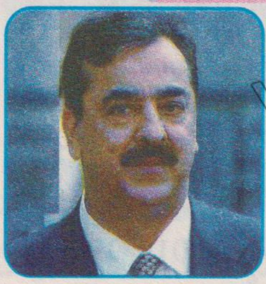
سیّد یوسف رضا گیلانی

2008ء کے عام انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی نے اکثریت حاصل کی اور سیّد یوسف رضا گیلانی وزیرِ اعظم بنے۔ وہ 2012ء تک وزارتِ عظمیٰ کے عہدے پر فائز رہے۔ اس دور کی اہم اِصلاحات درج ذیل ہیں:

### صنعتی اِصلاحات (Industrial Reforms)

صنعتی ترقّی کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے، لیکن بجلی اور گیس کا شدید بحران رہا۔



www.ilmkidunya.com

### زرعی اِصلاحات (Agricultural Reforms)

کسان دوست اقدامات میں دس ہزار چھوٹے کاشت کاروں کو رعایتی ٹریکٹرز کی فراہمی، اجناس کی امدادی قیمتوں میں اضافہ اور دیگر اقدامات کیے گئے۔

### تعلیمی اِصلاحات (Educational Reforms)

حکومت نے نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ (National Commission for Human Development) کے ذریعے بالغ افراد کو تعلیم فراہم کرنے کے لیے تعلیمِ بالغاں پروگرام شروع کیا گیا۔ دہشت گردی سے متاثرہ علاقوں میں تباہ شدہ تعلیمی اداروں کی تعمیرِ نو کے لیے اقدامات کیے گئے۔

### صحت سے متعلق اصلاحات (Health Reforms)

لوگوں کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے ہسپتالوں میں ڈاکٹر، نرسیں اور دیگر میڈیکل سٹاف بھرتی کیا گیا اور اِن کی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا۔

### معاشی اِصلاحات (Economic Reforms)

اس دور کے اہم اقدامات میں ساتواں قومی مالیاتی ایوارڈ، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام، وسیلہ حق پروگرام، خواتین کی ترقّی وتحفظ اور خواتین کے لیے سرکاری ملازمتوں میں دس فی صد کوٹہ مختص کرنا، جیسے اقدامات شامل تھے۔

### معاشرتی اِصلاحات (Social Reforms)

خواتین کی ترقّی وتحفظ کے حوالے سے گھریلو تشدد اور دفاتر میں خواتین کو ہراساں کرنے پر سزا کے قوانین کی منظوری اور غربت کو کم کرنے کے لیے اقدامات کیے گئے۔

### انتظامی اِصلاحات (Administrative Reforms)

دہشت گردی کے خلاف جنگ کامیابی سے جاری رہی۔ آغازِ حقوقِ بلوچستان کے تحت صوبہ بلوچستان کو جائز حقوق دیے گئے۔ گلگت بلتستان کی داخلی خودمختاری سمیت متعدد انتظامی اقدامات کیے گئے۔

### حکومت کا خاتمہ (End of Governemnt)

19 جون 2012ء کو توہینِ عدالت کے مقدمہ میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت سیّد یوسف رضا گیلانی کو اپنا عہدہ چھوڑنا پڑا۔ اس کے بعد راجا پرویز اشرف 2013ء تک وزیرِ اعظم رہے۔

## عمران خان کا دورِ حکومت 2018-22ء
## (Imran Khan's Era 2018-22)

قومی اسمبلی اور چار صوبائی اسمبلیوں کے اراکین کا انتخاب کرنے کے لیے پاکستان میں عام انتخابات 25 جولائی 2018ء کو منعقد ہوئے۔ ان انتخابات میں عمران خان کی جماعت پاکستان تحریکِ انصاف (پی۔ٹی۔آئی) نے برتری حاصل کی اور عمران خان پاکستان کے وزیرِ اعظم بنے۔ پاکستان تحریکِ انصاف وفاق کے علاوہ پنجاب اور خیبر پختونخوا میں بھی حکومت بنانے میں کامیاب ہوگئی۔

www.ilmkidunya.com

اس دور کی اہم اصلاحات درج ذیل ہیں:

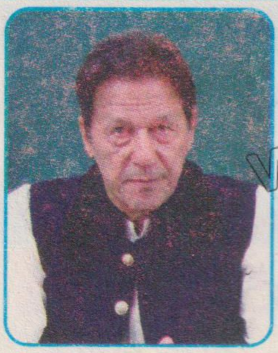
عمران خان

## صنعتی اِصلاحات (Industrial Reforms)

صنعتوں کی ترقی کے لیے اقدامات کیے گئے۔ مستقل بنیادوں پر صارفین کو سستی بجلی کی فراہمی کے لیے حکومت نے بجلی پیدا کرنے والے خود مختار اداروں کے ساتھ بنیادی معاہدے پر نظرِ ثانی کے لیے مذاکرات کا آغاز کیا۔

## زرعی اِصلاحات (Agricultural Reforms)

کاشت کاروں کو زراعت کی ترقّی کے لیے قرضے دیے گئے۔ کھیتوں سے تجارتی منڈیوں تک پختہ سڑکیں تعمیر کی گئیں۔

## تعلیمی اِصلاحات (Educational Reforms)

تعلیم کی ترقّی کے لیے "ایک قوم، ایک نصاب" کے اصول پر نیا نصاب ترتیب دیا گیا، جس میں پہلے مرحلے میں پہلی جماعت سے پانچویں جماعت تک یکساں نصاب اور کتب مرتب کی گئیں۔ دوسرے مرحلے میں چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کا نصاب اور کتب جب کہ تیسرے مرحلے میں نویں سے بارھویں جماعت تک کا نصاب اور کتب تیار کرنا شامل تھیں۔

## صحت سے متعلق اِصلاحات (Health Reforms)

لوگوں کو علاج معالجے کے لیے صحت سہولت پروگرام کے تحت غریب اور نادار افراد کو ہسپتالوں میں علاج معالجہ کرانے کی سہولت جاری رکھی گئی۔

## معاشی اور معاشرتی اِصلاحات (Economic and Social Reforms)

وزیرِ اعظم عمران خان نے جن پروگراموں کا آغاز کیا ان میں نوجوان ہنر مند پروگرام اور نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام وغیرہ شامل تھے۔ بڑے شہروں میں پناہ گاہیں قائم کی گئیں۔

**کیا آپ جانتے ہیں؟**

4 جولائی 2018ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے دیامر بھاشا ڈیم اور مہمند ڈیم کی فوری تعمیر کا حکم دیتے ہوئے چیئرمین واپڈا کی سربراہی میں کمیٹی قائم کی۔

## امورِ خارجہ اور انتظامی اصلاحات (Foreign Policy and Administrative Reforms)

چین، ملائیشیا، ترکیہ، برطانیہ اور متحدہ عرب امارات سمیت کئی ممالک کے شہریوں کو ویزا آن ارائیول (Visa on Arrival) یعنی پاکستان پہنچنے پر ان کو فوراً ویزا دینے کی سہولت فراہم کی۔ پاکستان تحریکِ انصاف کی حکومت نے سیاحت کے شعبے میں بھی خاطر خواہ اقدامات کیے اور اس حوالے سے پاکستان ٹورازم ڈیویلپمنٹ کارپوریشن کے تحت نیشنل کوآرڈینیشن بورڈ تشکیل دیا، تاکہ ملک میں سیاحت کو فروغ حاصل ہو۔

## حکومت کا خاتمہ (End of Government)

اپریل 2022ء میں قومی اسمبلی میں تحریک عدمِ اعتماد کے نتیجے میں عمران خان کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

## میاں محمد شہباز شریف کا پہلا دورِ حکومت 23-2022ء
## (Mian Muhammad Shahbaz Sharif's First Era 2022-23)

میاں محمد شہباز شریف

میاں محمد شہباز شریف اپریل 2022ء سے اگست 2023ء تک پاکستان کے وزیرِ اعظم رہے۔ اس دورِ حکومت میں زراعت، صنعت، صحت، تعلیم اور توانائی سمیت کئی شعبوں میں اصلاحات متعارف کرائی گئیں۔ لوگوں کو خدمت کارڈ جاری کیے گئے، زرعی شعبے میں کسان پیکج کے ذریعے کسانوں کو اربوں روپے قرض دیے گئے۔

## میاں محمد شہباز شریف کا دوسرا دورِ حکومت 2024ء تا حال
## (Mian Muhammad Shahbaz Sharif's Second Era 2024-Till Date)

قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے اراکین کا انتخاب کرنے کے لیے پاکستان میں 8 فروری 2024ء میں عام انتخابات ہوئے۔ ان انتخابات کے نتیجے میں میاں محمد شہباز شریف پاکستان کے وزیرِ اعظم منتخب ہوئے۔ اس دور میں حکومت نے آئی ایم ایف کے ساتھ معاہدہ، امریکا سمیت دُنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ تعلقات میں بہتری، پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان مشترکہ دفاعی معاہدہ کرنے کے علاوہ متعدد اصلاحات کا آغاز کیا گیا ہے۔ اس دورِ حکومت میں پاکستان کے آئین میں چھبیسویں اور ستائیسویں ترامیم کی گئیں۔

**کیا آپ جانتے ہیں؟**

گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی کی 33 نشستیں ہیں، جن میں سے 24 پر براہِ راست انتخابات منعقد ہوتے ہیں جب کہ 6 نشستیں خواتین اور 3 نشستیں ٹیکنوکریٹس کے لیے مخصوص ہیں۔

# پاکستان اور بھارت کے درمیان 1948ء، 1965ء، 1971ء اور کارگل 1999ء کی جنگیں

## پاکستان اور بھارت کے درمیان 1948ء کی جنگ (Pakistan and India War 1948)

- ☆ پاکستان اور بھارت کے درمیان 1948ء کی جنگ کی بنیادی وجہ کشمیر کا تنازع تھا۔ اسے پہلی کشمیر جنگ بھی کہا جاتا ہے۔
- ☆ راجا ہری سنگھ ڈوگرہ نے کشمیریوں کو ہندوستان میں شامل ہونے پر مجبور کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کشمیر میں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔
- ☆ راجا ہری سنگھ ڈوگرہ کی مدد کے لیے بھارتی فوج جموں کے راستے کشمیر میں داخل ہوئی۔ پاکستانی فوج نے بھی کشمیری آزادی پسندوں کی مدد کی۔
- ☆ پاکستان کی افواج نے کشمیر کے اہم حصے پر قبضہ کرلیا، جو اب آزاد کشمیر کہلاتا ہے۔ اقوامِ متحدہ کی مداخلت سے تنازع ختم ہوا۔

## پاکستان، بھارت جنگ 1965ء (Pakistan and India War 1965)

رن آف کچھ میں پاک بھارت سرحدی تنازعات 1965ء کے موسم بہار سے شروع ہو چکے تھے اور کبھی کبھی دونوں اطراف سے ایک دوسرے پر فائرنگ ہوتی رہتی تھی۔ اسی طرح کشمیر میں بھی حالات روز بہ روز خراب ہوتے گئے۔ 1965ء میں ہی ریاست جموں و کشمیر میں بھارت نے صدارتی راج نافذ کر دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ مقبوضہ جموں و کشمیر مکمل طور پر بھارت کا حصہ بن گیا۔ اس پر کشمیری عوام

نے اس بھارتی تسلط کے خلاف مظاہرے شروع کیے۔ ان تمام واقعات نے دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کو بڑھا دیا۔

## جنگ کے اہم واقعات (Main Events of War)

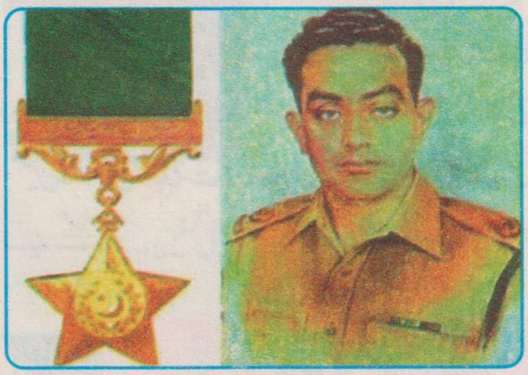

میجر راجا عزیز بھٹی شہید (نشانِ حیدر)

6 ستمبر 1965ء صبح 3 بجے بھارت نے غیر اعلانیہ جنگ کا آغاز کیا اور بین الاقوامی سرحد عبور کرتے ہوئے مغربی پاکستان پر حملہ کر دیا۔ ان میں لاہور سیکٹر، رن آف کچھ، سیالکوٹ (چونڈہ) اور کشمیر وغیرہ کے محاذ شامل تھے۔

پاکستان کی فوج نے جواں مردی کے ساتھ اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن کا مقابلہ کیا۔ پاکستان کی بہادر عوام نے بھی اپنی فوج کا بھرپور ساتھ دیا۔ ملی نغموں نے عوام اور افواج کے جذبے کو مزید بڑھایا۔ لاہور واہگہ کے محاذ پر میجر راجا عزیز بھٹی اور ان کے ساتھیوں نے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنی جان کا نذرانہ تو پیش کر دیا مگر دشمن کو کامیاب نہ ہونے دیا اور دشمن بی آر بی نہر کو عبور نہ کر سکا۔ اس بہادری کے صلہ میں انھیں "نشانِ حیدر" سے نوازا گیا۔

چونڈہ کے مقام پر ٹینکوں کی بہت بڑی جنگ لڑی گئی۔ ہمارے جوانوں نے اپنے جسموں پر بم باندھ کر دشمن کے ٹینکوں کا راستہ روکا۔ ہماری فضائیہ نے بھی اپنی صلاحیت سے بڑھ کر دشمن کا مقابلہ کیا۔ فضائی جنگ میں سکوارڈن لیڈر ایم۔ ایم عالم نے صرف ایک منٹ میں بھارتی فضائیہ کے پانچ جہاز فضا میں تباہ کیے۔ ہمارے فوجی جوانوں نے جنگی تاریخ کے یادگار کارنامے سرانجام دیتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا۔ اس جنگ میں پاکستانی عوام کا جذبہ بھی ناقابلِ بیان تھا۔

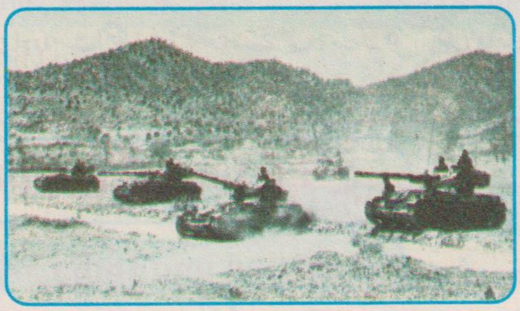

1965ء کی جنگ میں دشمن کے خلاف پاکستانی ٹینکوں کی پیش قدمی

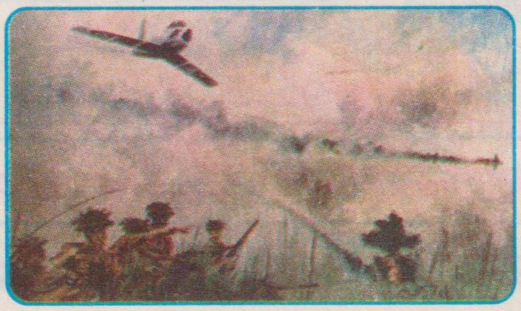

1965ء کی جنگ کا ایک منظر

## جنگ کے اثرات (Impacts of War)

اس جنگ کی بدولت پاکستان کے عوام میں قومی یکجہتی، حب الوطنی اور اتحاد کی روح پیدا ہوئی۔ اس جنگ میں برادر اسلامی ممالک نے پاکستان کا بہت ساتھ دیا۔ اس جنگ کی وجہ سے پاکستان کا دفاع مضبوط ہوا اور مسئلہ کشمیر عالمی سطح پر دوبارہ اجاگر ہوا۔

## پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ 1971ء (Pakistan and India War 1971)

پاکستان کے دونوں حصوں (مغربی اور مشرقی پاکستان) کے درمیان زبان، جغرافیائی، سماجی اور ثقافتی فرق تھا۔ مشرقی پاکستان کے لوگ سمجھتے تھے کہ ان کا معاشی استحصال ہو رہا ہے۔ مسلم لیگ کے انحطاط اور علاقائی بنگالی جماعتوں کے عروج نے بھی حالات کو خراب کیا۔ 1970ء کے انتخابات کے بعد ملک میں بحران نے جنم لیا۔ مشرقی پاکستان پر بھارت کے حملے نے جنگ کی کیفیت پیدا کر دی۔



www.ilmkidunya.com

## جنگ 1971ء کے واقعات (Events of War 1971)

پاکستان میں 1970ء کے عام انتخابات میں عوامی لیگ نے اکثریت حاصل کی لیکن اسے اقتدار منتقل نہیں کیا گیا۔ شیخ مجیب الرحمان نے اپنا چھے نکاتی پلان پیش کیا اور پیپلز پارٹی کے ساتھ سمجھوتہ کرنے سے انکار کر دیا۔ مجیب الرحمان نے عدم تعاون کی تحریک شروع کی۔

جنرل یحییٰ خان نے مارچ 1971ء میں قومی اسمبلی کا اجلاس بلایا لیکن شیخ مجیب الرحمان نے قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت سے انکار کر دیا۔ بدقسمتی سے پاکستان کے یومِ جمہوریہ 23 مارچ کو، عوامی لیگ نے یوم مزاحمت کے طور پر منایا۔ پورے مشرقی پاکستان میں بنگلہ دیش کے پرچم لہرائے گئے۔ اسی دوران بھارت نے مشرقی پاکستان پر حملہ کر دیا۔

پاکستانی افواج نے بہادری سے جنگ لڑی اور ملکی دفاع کے لیے لازوال قربانیاں پیش کیں۔ آخر کار اقوامِ متحدہ کی مداخلت سے جنگ بندی ہوئی۔ مشرقی پاکستان دنیا کے نقشے پر بنگلہ دیش کے نام سے ایک آزاد ملک کی حیثیت سے نمودار ہوا۔

**کیا آپ جانتے ہیں؟**

1965ء اور 1971ء کی پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگوں میں پاکستان آرمی، فضائیہ کے علاوہ پاکستان نیوی نے مشکل حالات کے باوجود ملک کا بہادری اور پیشہ ورانہ عزم کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھارتی بحریہ کو اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہ ہونے دیا۔

## پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کارگل 1999ء (Pakistan and India Kargil War 1999)

1947-48ء کی جنگ کے بعد پاکستان اور بھارت کے درمیان سیز فائر لائن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ پاکستانی اور ہندوستانی افواج سخت سردیوں میں کارگل کی چوکیاں چھوڑ کر واپس آجاتی تھیں مگر 1999ء میں دونوں ممالک کے درمیان کارگل کی جنگ شروع ہوگئی۔ پاکستانی فوج نے لائن آف کنٹرول کے پار بھارتی فوجیوں کو پیچھے دھکیل دیا۔ اس جنگ میں کیپٹن کرنل شیر خان شہید اور حوالدار لالک جان شہید نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔ انھیں نشانِ حیدر دیے گئے۔ اقوامِ متحدہ کی مداخلت کے بعد دونوں ممالک نے کارگل سے اپنی افواج واپس بلانے پر اتفاق کیا۔ اس طرح کارگل جنگ ختم ہوئی۔

## آپریشن بنیان المرصوص 2025ء (Operation Bunyan-um-Marsoos)

آپریشن بنیان المرصوص

آپریشن بنیان المرصوص (لفظی معنی سیسہ پلائی ہوئی دیوار یا آہنی دیوار) کے تحت بھارت کے پاکستان پر میزائل اور ڈرون حملوں کے جواب میں پاکستانی فوج کی طرف سے 10 مئی 2025ء کو بھارتی فوجی اہداف پر بڑے پیمانے پر کامیاب جوابی حملے کیے گئے۔

### پس منظر (Background)

22 اپریل 2025ء کو بھارتی غیر قانونی مقبوضہ جموں و کشمیر کے ضلع اننت ناگ کے علاقے پہلگام کے قریب ایک دہشت گرد حملے میں کئی سیاح ہلاک اور زخمی ہوئے۔ بھارت نے اس حملے کا بے بنیاد الزام پاکستان پر لگا کر پاکستان کے ساتھ اپنی سرحد کو بند کر دیا، سندھ طاس معاہدے کو معطل کر دیا، پاکستانی سفارت کاروں کو ملک سے نکال دیا اور پاکستانی شہریوں کے ویزے منسوخ کرتے ہوئے انھیں چند دنوں میں ملک چھوڑنے کا کہا۔ دونوں ممالک کے درمیان سرحد پار سے فائرنگ کا تبادلہ بھی ہوا۔ دونوں ممالک نے اپنی اپنی فضائی حدود کو بھی ایک دوسرے کی پروازوں کے لیے بند کر دیا۔

www.ilmkidunya.com

## واقعات (Events)

پاکستان پر بھارت کے بزدلانہ ڈرون اور میزائل حملوں کے بعد ہمارے فضائی محافظوں نے چینی ساختہ جے۔10 سی (J-10-C) اور جے ایف 17 تھنڈر طیاروں سے دشمن کو دھول چٹائی۔ فضائی محافظوں نے بھارت کے زیر استعمال فرانس کے جدید ترین رافیل طیاروں سمیت قریباً چھے سے سات طیارے مار گرائے۔ اس مؤثر جواب نے نہ صرف بھارت بلکہ پوری دنیا کو ششدر کر دیا۔ پاکستان نے آپریشن بنیان المرصوص میں بھارت کے کئی اہداف کو کامیابی سے نشانہ بنا کر تباہ کر دیا گیا۔ پاکستان ایئر فورس کے جے ایف 17 تھنڈر کے ہائپرسونک میزائلوں نے آدم پور میں بھارت کا S-400 سسٹم تباہ کر دیا اور کئی بھارتی فوجی اہداف کو کامیابی سے نشانہ بنایا۔ اس جنگ میں بھارت نے شدید جانی اور مالی نقصان اٹھایا اور بالآخر جنگ بندی کی درخواست کی۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ثالثی میں جنگ بندی ہوئی۔ پاکستان کی بہادر افواج کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں نے پوری قوم کے سر فخر سے بلند کر دیے۔

بھارت کے ساتھ 22 اپریل سے 9 مئی تک کے معرکے کو معرکہ حق کا نام دیا گیا جبکہ 10 مئی کی کارروائی آپریشن بنیان المرصوص کے تحت کی گئی۔ آپریشن بنیان المرصوص کی کامیابی پر وزیر اعظم نے ہر سال 10 مئی کو یوم معرکہ حق منانے کا اعلان کیا ہے۔ اس عسکری معرکہ میں پاکستانی فوج کی شاندار کارکردگی کے اعتراف میں جنرل عاصم منیر کو ترقی دے کر فیلڈ مارشل کے عہدے پر فائز کیا گیا۔

## پاکستان پر بین الاقوامی جنگوں کے اثرات
## (Impacts of International Wars on Pakistan)

### (دہشت گردی کے خلاف جنگ اور سوویت افغان جنگ)

### i- دہشت گردی کے خلاف جنگ (War Against Terrorism)

11 ستمبر 2001ء کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر ہونے والے حملے کے نتیجے میں امریکا اور اس کے اتحادیوں نے افغانستان پر حملہ کیا اور طالبان کی حکومت کو ختم کر دیا۔ تقریباً 20 سالہ طویل تنازع بالآخر 2021ء میں طالبان کے ساتھ امریکی معاہدے کے ساتھ ختم ہوا۔ اس طرح افغانستان میں طالبان کی دوبارہ حکومت قائم ہوئی۔

اس جنگ میں پاکستان کو امریکا کا اتحادی ہونے کی بنا پر شدید دہشت گردی کا سامنا کرنا پڑا۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے دوران پاکستان نے نہ صرف قیمتی جانیں دیں اور انفراسٹرکچر ضائع کیا ہے بلکہ اربوں روپے کے اخراجات بھی برداشت کیے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کی وجہ سے غیر ملکی سرمایہ کاری میں کمی ہوئی، نجکاری پروگرام کی رفتار متاثر ہوئی، سکیورٹی پر اضافی اخراجات برداشت کرنا پڑے اور ملکی سیاحت کی صنعت متاثر ہوئی۔ دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ کی وجہ سے پاکستان کی معیشت کو نقصان پہنچا۔

### ii- سوویت افغان جنگ (Soviet Afghan War)

سوویت یونین (موجودہ روس) نے 1979ء میں افغانستان پر حملہ کیا۔ افغانستان میں لڑی جانے والی یہ جنگ 10 سال تک جاری رہی۔ اس لڑائی میں ایک طرف تو افغان فوج کے نام پر روسی فوج لڑ رہی تھی تو دوسری طرف مجاہدین روس کے خلاف برسرپیکار تھے۔ امریکا اور روس کے درمیان سرد جنگ کی وجہ سے امریکا اس جنگ میں کھل کر سامنے نہیں آیا مگر امریکا اور پاکستان نے مجاہدین کی معاونت کی۔ افغانستان میں سوویت مداخلت سے پاکستان میں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوا۔ لاکھوں افغان مہاجرین پاکستان میں داخل ہوئے۔ پاکستان کو افغان مہاجرین کی وجہ سے بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ پاکستان اور افغانستان میں غربت بڑھی اور خوراک کی کمی ہوگئی۔



www.ilmkidunya.com

## قراردادِ مقاصد (1949) (Objectives Resolution-1949)

قراردادِ مقاصد پاکستان کی آئینی تاریخ کی اہم ترین دستاویزات ہے جسے 12 مارچ 1949ء کو پہلی آئین ساز اسمبلی نے منظور کیا۔ اس قرارداد کو اسمبلی میں پیش کرنا اور منظور کروانا لیاقت علی خاں کا ایک اہم کارنامہ ہے۔ اس قرارداد نے وہ مقاصد بیان کیے جن پر ملک کے مستقبل کا آئین قائم ہونا تھا۔ یہ قرارداد پاکستان میں بننے والے تمام دساتیر میں بطور ابتدائیہ (Preamble) شامل کی گئی اور 1985ء میں 1973ء کے آئین میں ترمیم کے ذریعے اسے باقاعدہ آئین کا حصہ بنا دیا گیا۔

قراردادِ مقاصد کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

### 1- اللہ تعالیٰ کی حاکمیت (Sovereignty of Allah)

اس قرارداد میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی کہ اقتدارِ اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اس اقتدار کو اللہ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر عوام کے منتخب نمائندے استعمال کریں گے۔

### 2- اسلامی اقدار کی پابندی (Adherence of Islamic Values)

قراردادِ مقاصد میں اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ پاکستان میں اسلامی اقدار مثلاً جمہوریت، آزادی، رواداری اور معاشرتی انصاف کو فروغ دیا جائے گا۔

### 3- اسلامی طرزِ زندگی (Islamic Way of Life)

مسلمانوں کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیاں اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق گزارنے کے لیے بہتر اور مناسب ماحول فراہم کیا جائے گا۔

### 4- اقلیتوں کا تحفظ (Protection of Minorities)

پاکستان میں رہنے والے تمام غیر مسلم شہریوں کو اپنے مذاہب اور عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کا مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

### 5- بنیادی حقوق کی فراہمی (Provision of Basic Rights)

پاکستان کے شہریوں کو بلا تخصیص تمام شہری حقوق فراہم کیے جائیں گے۔

### 6- وفاقی نظامِ حکومت (Federal Form of Government)

پاکستان کا نظام وفاقی جمہوری ہوگا، جو کہ عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے چلایا جائے گا۔

### 7- پسماندہ علاقوں کی ترقی (Development of Backward Areas)

پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے اور انھیں ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لایا جائے گا۔

### 8- عدلیہ کی آزادی (Independence of Judiciary)

عدلیہ اپنے کاموں میں بالکل آزاد ہوگی اور بغیر کسی دباؤ کے کام کرے گی۔

## 9- اُردو قومی زبان (Urdu as National Language)

قراردادِ مقاصد میں اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ ملک کی قومی زبان اردو ہوگی۔

## قراردادِ مقاصد کی اہمیت (Importance of Objectives Resolution)

قراردادِ مقاصد کی منظوری کے بعد لوگوں کو اس بات کا احساس ہوا کہ لوگوں کی خواہشات اور مرضی کے مطابق اسلامی فلاحی ریاست کا خواب پورا ہو سکے گا۔

-1 قراردادکی منظوری کے بعد ملک میں دستور بنانے کے کام کا آغاز کر دیا گیا۔ اس مقصد کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی جسے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا نام دیا گیا۔

-2 قراردادِ مقاصد کی منظوری کے بعد دستور سازی کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور ہوگئیں۔

-3 قراردادِ مقاصد نے دستور بنانے کے لیے بنیادی اصولوں کی نشان دہی کر دی۔

# 1956ء، 1962ء اور 1973ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات

# (Salient Features of the Constitution of 1956,1962,and 1973)

## 1956ء کے آئین کی خصوصیات (Salient Features of Constitution of 1956)

قراردادِ مقاصد کی منظوری کے بعد اس بات کا یقین تو ہو گیا کہ ملک کا دستور کن بنیادوں پر بنایا جائے گا مگر آزادی کے فوراً بعد ہی پاکستان ایسے بے شمار مسائل کا شکار ہو گیا کہ دستور سازی پر بھر پور توجہ نہ دی جا سکی۔ سیاسی عدم استحکام کی وجہ سے حکومتیں تیزی سے تبدیل ہونے لگیں۔ دستور سازی کی راہ میں حائل رکاوٹوں میں ایک اہم رکاوٹ یہ بھی تھی کہ ملک کا مغربی حصہ چار صوبوں اور مشرقی حصہ ایک صوبے پر مشتمل تھا۔ اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کو ملا کر ایک صوبہ بنا دیا گیا اور اسے وَن یونٹ کا نام دیا گیا۔ وَن یونٹ کے قیام اور آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کے بعد دستور سازی کا کام کافی حد تک آسان ہو گیا تھا۔

وزیر اعظم چودھری محمد علی نے دستور سازی کے کام کی طرف پوری توجہ دی اور اسے مکمل کیا۔ پاکستان کا پہلا آئین 23 مارچ 1956ء کو نافذ کیا گیا۔ اس آئین کی اہم خصوصیات درج ذیل تھیں:

(i) پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔

(ii) ملک میں وفاقی پارلیمانی نظامِ حکومت قائم کیا گیا۔

(iii) آئین میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، اختیارات کا عوامی نمائندوں کے ذریعے استعمال، قرآن وسنّت کے مطابق زندگی گزارنے کا ماحول اور اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی دینے کا اعلان کیا گیا۔

(iv) آئین میں اس بات کی نشاندہی کر دی گئی کہ شہریوں کو بہتر زندگی بسر کرنے اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے مکمل شہری حقوق فراہم کیے جائیں گے۔

(v) اس بات کی ضمانت فراہم کی گئی کہ عدلیہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے تمام دباؤ سے آزاد ہوگی۔ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کو ملازمت کا تحفظ فراہم کیا جائے گا۔



www.ilmkidunya.com

(vi) 1956ء کے دستور کے مطابق اُردو اور بنگالی دونوں کو قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

(vii) 1956ء کے آئین کو تحریری شکل میں تیار کیا گیا تھا۔

## آئین کی منسوخی (Abrogation of Constitution)

1956ء کا آئین 9 سال کی انتھک محنت اور کوششوں کے بعد منظور ہوا تھا مگر یہ آئین صرف دو سال اور 7 ماہ تک نافذ رہا جس کے بعد اکتوبر 1958ء میں پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان نے ملک کی جمہوری حکومت کو برطرف کر کے فوجی حکومت قائم کر دی اور تمام اختیارات خود سنبھال لیے اور جنرل محمد ایوب خان نے 1956ء کا آئین منسوخ کر دیا۔

## 1962ء کے آئین کی خصوصیات (Salient Features of Constitution1962)

صدر جنرل محمد ایوب خان نے ملک کے لیے نیا آئین بنانے کے لیے ایک دستوری کمیشن قائم کیا۔ کمیشن نے اپنی سفارشات 1961ء میں صدر کو پیش کیں۔ صدر نے ان سفارشات میں کچھ ترامیم کے بعد پاکستان کے لیے ایک نیا آئین منظور کیا جسے 8 جون 1962ء کو نافذ کیا گیا۔

(i) 1962ء کا آئین وفاقی نوعیت کا تھا۔ اس دستور میں پاکستان کے دونوں حصوں کو برابر نمائندگی دی گئی۔

(ii) 1962ء کے دستور کے تحت ملک میں صدارتی طرزِ حکومت رائج کیا گیا۔ تمام اختیارات کا منبع صدر کو بنایا گیا۔

(iii) 1962ء کے دستور میں کئی اسلامی دفعات شامل کی گئیں مثلاً: اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، اقتدار اللہ تعالیٰ کی امانت اور اس کا عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال، پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان اور سربراہ ریاست کے لیے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

**کیا آپ جانتے ہیں؟**
1962ء کے آئین کو فردِ واحد کا آئین کیوں کہتے ہیں؟

(iv) عوام کو بہتر زندگی گزارنے اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے کئی حقوق دیے گئے، جن کو شہریوں کے بنیادی حقوق کہتے ہیں۔

(v) 1962ء کے آئین میں اُردو اور بنگالی دونوں کو پاکستان کی قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

## 1962ء کے آئین کی ناکامی (Failure of Constitution 1962)

صدر جنرل محمد ایوب خان نے قریباً 10 سال حکومت کی۔ جنرل محمد ایوب خان کی آمرانہ حکومت کے خلاف عوام نے زبردست تحریک چلائی اور حالات ان کے کنٹرول سے باہر ہو گئے۔ ان حالات کے پیشِ نظر ایک دفعہ پھر ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ 25 مارچ 1969ء کو جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے حکومت سنبھال لی اور 1962ء کے آئین کو ختم کر دیا۔

**سرگرمی:**
اساتذہ کرام طلبہ سے 1956ء اور 1962ء کے آئینوں کا موازنہ، ان میں شامل اسلامی دفعات، زبان، طرزِ انتخابات اور حقوق کے حوالے سے کرائیں اور بعد میں اس پر طلبہ کے مابین ایک مباحثہ کا انعقاد کریں۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

## 1973ء کے آئین کی اہم خصوصیات (Salient Features of Constitution 1973)

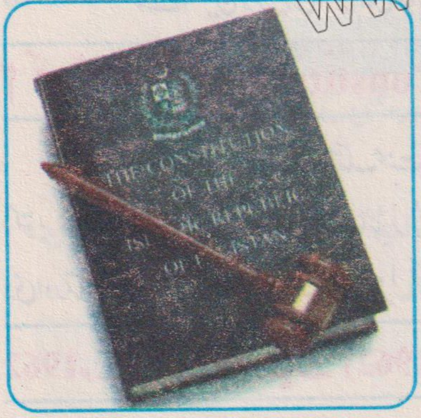

آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان

ذوالفقار علی بھٹو نے دستورِ پاکستان کی تیاری کے لیے تمام بڑی سیاسی جماعتوں کا تعاون حاصل کرتے ہوئے 25-اراکین پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی۔ اس طرح آئین سازی کا کام مکمل ہوا۔ 14-اگست 1973ء سے اسے باقاعدہ طور پر نافذ کر دیا گیا۔ آئین پاکستان 1973ء کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

(i) 1973ء کا آئین اسلامی نوعیت کا ہے۔ اس آئین کے تحت کوئی قانون اسلامی اصولوں کے خلاف نہیں بنایا جاسکتا۔

(ii) ملک میں وفاقی نظام قائم ہوگا۔ پاکستان چار صوبوں پنجاب، سندھ، سرحد (خیبر پختونخوا)، بلوچستان اور وفاقی علاقوں پر مشتمل ایک وفاقی ریاست ہوگا۔

(iii) مرکز اور صوبوں میں اختیارات کی تقسیم کر کے صوبائی خودمختاری کا مسئلہ حل کیا گیا۔

(iv) آئین کے تحت ملک میں دو ایوانی مقننہ قائم کی گئی۔ ایوانِ بالا کا نام سینیٹ (جس کی میعاد چھے سال ہوتی ہے) جب کہ ایوانِ زیریں کا نام قومی اسمبلی رکھا گیا۔

(v) صوبوں میں صوبائی اسمبلیاں قائم کی گئیں۔

(vi) آئین کے تحت آزاد اور خودمختار عدلیہ قائم کی گئی۔ مرکز میں سپریم کورٹ (عدالتِ عظمیٰ) جب کہ چاروں صوبوں میں چار ہائی کورٹس (عدالت ہائے عالیہ) قائم کی گئیں۔

(vii) ملک میں پارلیمانی نظام قائم ہوگا۔ صدرِ مملکت ریاست کا سربراہ، جب کہ وزیرِ اعظم حکومت کا سربراہ ہوگا۔

(viii) قومی اسمبلی میں اکثریت حاصل کرنے والی سیاسی جماعت ہی وفاقی حکومت بنائے گی۔

(ix) صدر اور وزیرِ اعظم کے لیے مسلمان ہونا لازم قرار دیا گیا۔ (x) بنیادی انسانی حقوق کو تحفظ فراہم کیا گیا۔

## قانون کی حکمرانی کی اہمیت
## (Importance of Rule of Law)

قانون کی حکمرانی گورننس کا ایک اصول ہے جس میں کسی ملک کے تمام افراد اور ادارے بشمول ریاست خود، ایسے قوانین کے لیے جوابدہ ہیں جو سب کے لیے یکساں ہوں اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے مطابق ہوں۔ قانون کی بالادستی قائم کرنے اور لوگوں کو انصاف کی فراہمی کے لیے ملک میں عدالتیں قائم ہیں۔ ان میں سول کورٹ، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ اہم عدالتیں ہیں۔ ان عدالتوں میں جج صاحبان تعینات ہوتے ہیں۔ یہ انصاف اور قانون کے مطابق مقدمات کے فیصلے کرتے ہیں۔ ایک جمہوری ریاست کے بنیادی اصول کے طور پر قانون کی حکمرانی کی بہت اہمیت ہے:۔

1- قانون کی حکمرانی سے سب شہری اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں۔

2- لوگ ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں۔

3- معاشرے میں اچھے سماجی رویوں کی تعمیر ہوتی ہے۔ 4- مساوات اور انصاف کا اصول سب پر لاگو ہوتا ہے۔

5- قانون اس بات کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے کہ شہریوں کے حقوق اور آزادیوں کو محفوظ بنایا جائے۔

6- قانون کی حکمرانی شہریوں کے وقار کو بھی یقینی بناتی ہے۔

### آئین (Constitution)

آئین کسی ملک کے بنیادی اصولوں، قوانین اور ضابطوں کا وہ مجموعہ ہے جو حکومت کے اختیارات اور فرائض کو متعین کرتا ہے۔ یہ اداروں کا ڈھانچہ بناتا ہے اور شہریوں کے حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔

## پاکستان میں امن وامان کی صورتحال کو بہتر بنانے کی تجاویز
## (Suggestions for Improving Law and OrderSituation in Pakistan)

امن وامان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے کچھ تجاویز درج ذیل ہیں:

☆ امن وامان برقرار رکھنے کے لیے ملکی قوانین اور اصولوں کی پابندی ضروری ہے، جو کوئی بھی قانون کو توڑے تو اسے سزا ملے۔

☆ امن وامان کو برقرار رکھنے کے لیے لوگوں کو تربیت دی جائے۔ کسی بھی علاقے میں امن وامان کو بہتر بنانے کے لیے ایک جامع نقطۂ نظر کی ضرورت ہوتی ہے جس میں مختلف اسٹیک ہولڈرز بشمول سرکاری حکام، قانون نافذ کرنے والے ادارے، کمیونٹی تنظیمیں اور شہری شامل ہوں۔

☆ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مضبوط بنانا چاہیے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کی تربیت، ضروری ساز وسامان اور بنیادی ڈھانچے کے لحاظ سے مناسب وسائل مختص کیے جائیں۔ کمیونٹی کی شمولیت کو فروغ دے کر پولیس اور کمیونٹی کے درمیان مضبوط شراکت داری کو فروغ دیا جائے۔

☆ نگرانی کو بہتر بنانے اور مجرمانہ سرگرمیوں کو روکنے کے لیے جدید نگرانی کی ٹیکنالوجی، جیسے کلوز ڈ سرکٹ ٹیلی وژن (CCTV) کیمرے میں سرمایہ کاری وقت کی ضرورت ہے۔ واقعات کی فوری رپورٹنگ اور رد عمل کے لیے موثر نظام نافذ کیا جائے۔

☆ امن وامان بہتر کرنے کے لیے قانون سازی بہت ضروری ہے۔ قوانین کا جائزہ لینا چاہیے اور ان کو اپ ڈیٹ کرنا چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ابھرتے ہوئے جرائم سے نمٹا جاسکے۔

☆ بین الاقوامی تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے بین الاقوامی تعاون کے تبادلے کریں تاکہ بین الاقوامی جرائم، انسانی اسمگلنگ اور سرحد پار سے دیگر مسائل کا مقابلہ کیا جاسکے۔

☆ عدالتی نظام کو مزید مضبوط بنانا ضروری ہے۔ عدالتی نظام میں درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے فوری اور منصفانہ انصاف کو یقینی بنایا جائے۔ ججوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے، انفراسٹرکچر کو بہتر بنایا جائے اور مقدمات کو تیزی سے نمٹانے کے لیے عمل کو ہموار کیا جائے۔

☆ مختلف سرکاری اداروں، جیسے قانون نافذ کرنے والے، میونسپل باڈیز، ٹرانسپورٹ اتھارٹیز اور سماجی بہبود کی تنظیموں کے درمیان ہم آہنگی اور تعاون کو فروغ دیا جائے۔ معلومات اور وسائل کا اشتراک جرم سے نمٹنے اور نظم ونسق برقرار رکھنے میں بہتر نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

## مشقی سوالات

**-1 ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔**

(i) قرار دادِ مقاصد منظور ہوئی:

(الف) 1930ء میں (ب) 1940ء میں (ج) 1946ء میں (د) 1949ء میں

(ii) 1970ء کے انتخابات کے بعد پاکستان میں اقتدار سنبھالا:

(الف) یحییٰ خان نے (ب) ذوالفقار علی بھٹو نے (ج) مجیب الرحمان نے (د) مفتی محمود نے

(iii) آئینی ڈھانچے "لیگل فریم ورک آرڈر" کے مطابق قومی اسمبلی کی نشستوں کی کل تعداد تھی:

(الف) 310 (ب) 313 (ج) 316 (د) 320

(iv) جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے حکومت سنبھالی:

(الف) مارچ 1969ء میں (ب) اپریل 1970ء میں (ج) مارچ 1971ء میں (د) اپریل 1972ء میں

(v) 1973ء کے آئین کے مطابق ایوانِ بالا سینیٹ کی میعاد ہے:

(الف) تین سال (ب) چار سال (ج) پانچ سال (د) چھے سال

(vi) پاکستان اور بھارت کے درمیان ستمبر 1965ء کی جنگ جاری رہی:

(الف) سات روز تک (ب) تیرہ روز تک (ج) سترہ روز تک (د) بیس روز تک

(vii) پاکستان نے 1998ء میں ایٹمی دھماکے کیے:

(الف) چاغی پہاڑ میں (ب) کوہ کیرتھر میں (ج) چلتن پہاڑ میں (د) کوہ سلیمان میں

(viii) میاں نواز شریف نے موٹروے کا افتتاح کیا:

(ب) 1996ء میں (ج) 1994ء میں (د) 1992ء میں

(ix) "یومِ تکبیر" منایا جاتا ہے:

(الف) 23 مارچ کو (ب) 15 جون کو (ج) یکم مئی کو (د) 28 مئی کو

(x) ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقعہ پیش آیا:

(الف) 2001ء میں (ب) 2003ء میں (ج) 2005ء میں (د) 2007ء میں

**-2 درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔**

(i) لیاقت علی خاں کو قائدِ ملت کا خطاب کب اور کیوں دیا گیا؟ (ii) آئینی ڈھانچے "لیگل فریم ورک آرڈر" سے کیا مراد ہے؟

(iii) 1956ء کا آئین کیسے منسوخ ہوا؟

(iv) پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ 1948ء کی بنیادی وجہ تحریر کریں۔

(v) آئین سے کیا مراد ہے؟

(vi) قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی بحیثیت گورنر جنرل کوئی سی تین انتظامی اصلاحات کا ذکر کریں۔

(vii) یوم تکبیر سے کیا مراد ہے؟

(viii) آپریشن بنیان المرصوص کا مختصر بیان کریں۔

(ix) 1965ء کی پاکستان اور بھارت جنگ میں پاک فضائیہ کا کردار بیان کریں۔

(x) دوسری آئینی ترمیم کیا تھی؟

(xi) جنرل پرویز مشرف کی چار معاشرتی اصلاحات تحریر کریں۔

(xii) پاکستان کی آئینی تاریخ میں ون یونٹ سے کیا مراد ہے؟

(xiii) 1962ء کے آئین کی اسلامی دفعات تحریر کریں۔

(xiv) میاں محمد شہباز شریف کے پہلے دورِ حکومت میں کون سی اصلاحات متعارف کرائی گئیں؟

(xv) گلگت بلتستان کی اسمبلی میں نشستوں کی تقسیم کس طرح کی گئی ہے؟

**3- درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیں۔**

(i) پاکستان کے ابتدائی مسائل کا تجزیہ کریں۔

(ii) قراردادِ مقاصد کی نمایاں خصوصیات پر بحث کریں۔

(iii) مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب کا تجزیہ کریں۔

(iv) ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت کی پالیسیوں کا تجزیہ کریں۔

(v) 1973ء کے آئین کی خصوصیات بیان کریں۔

(vi) میاں محمد نواز شریف کے ادوار حکومت میں اقتصادی ترقی کے لیے کی گئی کوششوں اور اقدامات کا جائزہ لیں۔

(vii) وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے ادوارِ حکومت کا موازنہ کرتے ہوئے واضح کریں کہ ان کا کون سا دور بہتر رہا۔

(viii) جنرل ضیاء الحق کے دور میں کی گئی اصلاحات کی وضاحت کریں۔

(ix) قانون کی حکمرانی کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے پاکستان میں امن وامان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز دیں۔

## سرگرمیاں

(i) اس باب میں دیے گئے تاریخی واقعات کی ایک ٹائم لائن بنائیں۔

(ii) اپنے اساتذہ، والدین اور بزرگوں سے معلومات حاصل کر کے مقامی مسائل کو حل کرنے میں مقامی حکومتوں کے کردار پر ایک پیراگراف لکھیں۔

## ہدایات برائے اساتذہ

(i) پاکستان میں مختلف حکومتوں کے ادوار میں ہونے والے اہم واقعات سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

(ii) یوم تکبیر کے حوالے سے تقریری مقابلے کا اہتمام کریں۔

(iii) 1973ء کے آئین کے اہم پہلوؤں پر بحث کرائیں۔

www.ilmkidunya.com